روزنامہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد ۳۳ | جمعۃ المبارک ۲۴؍جولائی ۲۰۲۶ء | ۹؍صفر ۱۴۴۸ ہجری | ۲۴؍وفا ۱۴۰۵ ہجری شمسی | خصوصی اشاعت

جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اہمیت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضُعفِ فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میّسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت و عدمِ موانع قویہّ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۱۸)

اللہ تعالیٰ نے فلاح و کامیابی کے لیے تقویٰ کو شرط قرار دیا ہے

☆... ہم یہ جلسہ اس لیے منعقد کر رہے ہیں تا کہ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت و مؤاخات میں ایک دوسرے کے لیے نمونہ بن جائیں

☆... ہمیں جلسہ کرانے کا تب ہی فائدہ ہو سکتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کرنے کے لیے یہاں حاضر ہوں اور یہ عہد کریں کہ یہاں سے ہم نیکی اور تقویٰ پر عمل کرنے والے بن کر نکلیں گے

☆... ان دنوں میں ذکرِ الٰہی پر بھی بہت زور دیں۔ اپنے لیے، جماعت کے لیے اور عالَم اسلام کے لیے بہت دعا کریں۔ پوری دنیا کے لیے بھی بہت دعا کریں



۶۰ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کی تقریب پرچم کشائی اور امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب کا خلاصہ

(حدیقۃ المہدی، ۲۴؍جولائی ۲۰۲۶ء، نمائندگان الفضل انٹرنیشنل) امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج اپنے بصیرت افروز خطاب سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۶۰ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔ ساڑھے چار بجے کے قریب حضورِ انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے برطانیہ کا ......باقی صفحہ 04 پر......

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کی مناسبت سے کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح

☆... اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے۔ ملک کے کونے کونے اور دنیا کے مختلف ممالک سے مہمان اِس میں شامل ہونے کے لیے آرہے ہیں یا آئے ہیں۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں، جو خاص دینی مقصد کے لیے یہاں آرہے ہیں، پس اِن مہمانوں کی مہمان نوازی بھی خاص اعزاز رکھتی ہے

☆... آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے یہاں آئے ہیں، تو پھر اِس کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور مہمان کا جو حق ہے، وہ ادا کریں۔ یہ آپ کے ایمان کے لیے ضروری ہے

☆... مہمانوں کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ لنگر کے انتظام کے تحت جو کھانا پکتا ہے، جو بھی ملتا ہے، اِس کو صبر اور شکر سے کھا لینا چاہیے۔ اور جب آپ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بُلانے پر آئے ہیں اور اِس مقصد کے لیے آئے ہیں کہ ہم نے یہاں روحانی مائدہ حاصل کرنا ہے، تو روحانی مائدے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے، اور اگر کھانے میں کوئی کمی بیشی ہو بھی جائے تو برداشت کر لینا چاہیے اور مطالبہ نہیں کرنا چاہیے۔

☆... اِن دنوں میں ذکرِ الٰہی پر زیادہ زور دیں، فارغ وقت میں جہاں بیٹھے ہیں، درود شریف، دعاؤں اور اِستغفار کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ فضول باتیں کرنے کی بجائے ذکرِ الٰہی یا دینی گفتگو کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۴؍جولائی ۲۰۲۶ء بمطابق ۲۴؍وفا ۱۴۰۵ ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی، آلٹن، ہمپشائر، یوکے

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۴؍جولائی ۲۰۲۶ء کو حدیقۃ المہدی، آلٹن، ہمپشائر، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت شاہین عودہ صاحب (آف کبابیر) کے حصے میں آئی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے۔ ملک کے کونے کونے اور دنیا کے

مختلف ممالک سے مہمان اِس میں شامل ہونے کے لیے آرہے ہیں یا آئے ہیں۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں، جو خاص دینی مقصد کے لیے یہاں آرہے ہیں، پس اِن مہمانوں کی مہمان نوازی بھی خاص اعزاز رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جہاں جلسہ سالانہ ہوتے ہیں، وہاں کے بچے، جوان، مرد اور عورتیں اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ ہم نے جلسے کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور اِس کے لیے سب اپنے آپ کو رضا کار کے طور پر پیش کرتے ہیں۔قطع نظر اس کے کہ اب دنیا والوں کی ترجیحات بدل گئی ہیں، مخلصینِ جماعت اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جو اِس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کی خدمت اور عزت اور تکریم کا حکم دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل اور قول سے اِس بات کی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لانے والے، مہمان کا جائز حقّ ادا کرتے ہیں یا ادا کریں۔عرض کیا گیا کہ جائز حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایک دن اور رات کی مہمان نوازی۔ اور دوسری جگہ یہ بھی روایت ملتی ہے کہ تین دن تک اُس کی مہمان نوازی کرو۔

یہ تو خاص مہمانوں کے لیے ہے، عام طور پر جو لوگوں کے گھروں میں آتے ہیں، بعض دنوں کے لیے آتے ہیں۔عمومی طور پر جب کوئی مہمان آئے، تو اُس کی مہمان نوازی کرنی چاہیے، یہی مسلمانوں کو حکم ہے۔

آج کل جلسے کے دنوں میں جو مہمان آرہے ہیں، یہ دُور دراز کا سفر کر کے آرہے ہیں، دوسرے ملکوں سے آرہے ہیں۔ یہ تو تین دن سے زیادہ بھی ٹھہریں گے۔ جماعتی انتظام کے تحت یہ جتنے دن بھی ٹھہریں، تین سے چار ہفتے تک یا دو سے تین ہفتے تک، جماعت اُن کی مہمان نوازی کرتی ہے۔ اور اِس کے لیے یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ جماعت کے پاس اِن کی مہمان نوازی کرنے کے لیے اتنی بڑی تعداد میں کارکن مہیا ہیں، جو paid کارکن نہیں ہیں۔ تین سے چار ہفتوں تک رضا کار اپنے آپ کو اِس مقصد کے لیے پیش کرتے ہیں۔

بلکہ

مہمان نوازی کا یہاں یوکے میں اتنا وسیع نظام ہو گیا ہے کہ سارا سال ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر چلتا ہے۔

اور اِس لنگر میں خدمت کے لیے بہت سے لوگ جن کے اپنے کاروبار ہیں، بعضوں کے اپنے ریسٹورنٹ ہیں، بعضوں کے کیٹرنگ کے کاروبار ہیں، وہ سب لوگ سارا سال ہی مہمانوں کی خدمت کے لیے کچھ نہ کچھ وقت پیش کرتے ہیں۔ اور یہ خصوصیت اب برطانیہ کی جماعت کو اِس لیے بھی حاصل ہے، کیونکہ یہاں خلافت موجود ہے اور خلیفۂ وقت کی موجودگی کی وجہ سے لوگوں کا یہاں آنا جانا بہت زیادہ ہے اور اِس کی وجہ سے مہمان نوازی بھی کرنی پڑتی ہے۔عمومی مہمان نوازی تو یہاں جاری ہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد بڑی خوش اسلوبی سے یہ مہمان نوازی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن سب کو جزا دے۔

پس یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے، جو اِن دنوں میں ہمارے ہزاروں والنٹیرز کو مِل رہا ہے، جن میں بچیاں اور عورتیں بھی شامل ہیں۔لڑکے اور مرد بھی شامل ہیں اور بڑی عمر کے بھی شامل ہیں اور چھوٹی عمر کے بھی شامل ہیں۔ تو اِن سب کو یہ اعزاز مِل رہا ہے۔ اور اُنہیں یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ اعزاز جو اُنہیں مِل رہا ہے، اِس کا حق تبھی ادا ہو گا، جب مہمان نوازی کا حق ادا کریں گے، ہر مہمان سے عزت و احترام سے پیش آئیں گے، خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے اور اُن کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مہمان کے جذبات بہت نازک ہوتے ہیں، اِس لیے اُن کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔ پس ہمیں اِس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ہم نے مہمانوں کی ہر طرح سے خدمت کرنی ہے۔

اگر ہم نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے، تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اِس فرض کو ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش بھی کرنی چاہیے تا کہ اِس خدمت کے بدلے میں اللہ تعالیٰ بھی ہم سے راضی ہو۔ اور جہاں تک ہو سکے ہم مسیحِ محمدی کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کر سکیں۔

ہمارے کارکنان جو مہمان نوزی کرتے ہیں یا ہمارے جلسے کے جو انتظامات ہوتے ہیں، اِن انتظامات سے باہر سے آئے ہوئے غیر اَز جماعت اور غیر مسلم مہمان بھی بہت متاثر ہوتے ہیں۔ وہ یہ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ اتنے ہزار لوگوں کا کھانا پک رہا ہے اور والنٹیر کھانا پکا رہے ہیں، پھر اِن کو ایک انتظام کے تحت کھلایا بھی جا رہا ہے اور اُن کی خدمت بھی کی جا رہی ہے۔

پھر کارکنوں کا ایک پُورا نظام ہے جو یہاں چلایا جا رہا ہے جس میں ٹریفک کا نظام بھی ہے، کھانا کھلانے کا نظام ہے، صفائی کا نظام ہے، پکانے کا نظام ہے، پانی کی سپلائی کا نظام ہے، غرض کہ بے شمار نظامتیں ہیں، جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے والنٹیرز کام کر رہے ہیں اور نہ صرف کام کر رہے ہیں بلکہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے احسن رنگ میں کام کر رہے ہیں۔

غیر لوگ اِسے دیکھ کر بہت متاثر ہوتے ہیں۔ یہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے۔

پس یہاں ہر آنے والے کارکن کو، جن میں سے کچھ تو پُرانے اور تجربہ کار ہیں، لیکن جو نئے ہیں، اُنہیں بھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے یہاں آئے ہیں، تو پھر اِس کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور مہمان کا جو حق ہے، وہ ادا کریں۔ یہ آپ کے ایمان کے لیے ضروری ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمانوں کی کس حدّ تک خدمت کیا کرتے تھے یا اُن کا خیال رکھوایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؑ مہمانوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ لنگر کے مہمانوں کا خیال رکھنے کے لیے مقرر کیے گئے تھے، تو آپؑ اُنہیں توجہ دلاتے تھے کہ اِن مہمانوں کا خاص خیال رکھو۔ اور عام دنوں میں مہمانوں کی حیثیت کے مطابق اُن کی خدمت بھی کرو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام دنوں میں جو جماعت کے مہمان آتے ہیں، جہاں تک ہو سکے جماعت اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے اُن کی خدمت کرتی ہے، لیکن جلسے کے دنوں میں اِس طرح خیال نہیں رکھا جا سکتا۔ ایک عمومی مہمان نوازی یہاں ہوتی ہے، اِس لیے اِس میں بھی بہت زیادہ احتیاط اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کی بابت روایات بیان کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جلسے کے موقع پر ایک رات بطور جماعت کے سیکرٹری کے صدر انجمن کے اجلاس میں مَیں نے جانا تھا۔ کہتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں اجلاس ہونا تھا اور وقت تھوڑا تھا، تو مَیں نے کہا کہ کھانا مَیں بعد میں کھا لوں گا، گو کہ اُس وقت مجھے بھوک بھی لگی ہوئی تھی اور صبح آٹھ بجے سے مَیں نے کھانا نہیں کھایا تھا۔لیکن کہتے ہیں بہرحال چونکہ جماعتی ذمہ داری تھی اِس لیے مَیں نے کہا کہ کھانا اب بعد میں کھا لوں گا۔ جب میٹنگ ختم ہوئی، تو رات دیر سے مَیں لنگر خانے پہنچا، تو اُس وقت گیارہ بج گئے تھے اور مجھے شدید بھوک لگی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں اپنی جماعت کے لوگوں میں گیا اور وہاں کھانے کا پتا کیا، تو پتا لگا کہ کھانا تو ختم ہو گیا ہے، وہاں اُس وقت ہمارے ایک دوست گئے اور دسترخوان سے روٹی کا ٹکڑا لے کر آگئے کہ لنگر خانہ تو اب بند ہو گیا ہے، اِس ٹکڑے کو آپ کھا لیں۔ تو کہتے ہیں مَیں نے اُس ٹکڑے کو چبانا شروع کر دیا، ابھی مَیں نے اُس کو ختم نہیں کیا تھا کہ ہمارے کمرے کے دروازے پر ایک زبردست دستک ہوئی اور آواز آئی کہ کوئی مہمان بھوکا ہے، جس نے کھانا نہ کھایا ہو، وہ آجائے اور چل کر لنگر خانے میں کھانا کھا لے۔ خاکسار کے ساتھیوں نے مجھے بھی نکال باہر کیا اور لنگر میں پہنچ کر جو کچھ ملا بعد شُکر کھایا۔

کہتے ہیں کہ اگلے روز دن کے دس بجے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسجد مبارک کے چھوٹے زینے کے دروازے پر مَیں نے کھڑے ہوئے دیکھا اور خدّام کو گلی میں حضورؑ کی طرف رُخ کیے کھڑے دیکھا، حضورؑ اِن سے کچھ خطاب فرما رہے تھے، حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔حضورؑ جوش کے ساتھ ارشاد فرما رہے تھے کہ

مہمان کے کھانے وغیرہ کا انتظام اچھا ہونا چاہیے، کیونکہ رات مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ الہام کیا ہے کہ یَاۤ اَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَالْمُعْتَرَّ کہ اے نبی! بھوکے اور معتر لوگوں کو کھانا کھلا۔

چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ اِس الہام کی بنا پر مجھے رات کو دستک ہوئی اور کسی نے کھانا کھلایا تھا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ تو یہ نیک لوگ تھے کہ جن کی بھوک کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ بھی محسوس کرتا تھا اور پھر اپنے نبی کو اطلاع دے دیتا تھا۔ وہاں تو ایسے انتظام تھے کہ انتظام ہو گیا، لیکن یہاں ہمارے جلسے کی انتظامیہ کو چاہیے کہ اِس بات کا خیال رکھیں کہ جو مہمان لیٹ آتے ہیں، بعض دفعہ رات کو سفر کر کے دُور دراز سے آئے ہوتے ہیں، یورپ کے سفر سے آئے ہیں، بعض دفعہ فیری لیٹ ہو گئی، بعض دفعہ جہاز لیٹ ہو گیا، بعض دفعہ سفر میں ٹریفک میں پھنس گئے، تو اُن کے لیے کھانے کا انتظام ہونا چاہیے۔ لیکن یہ احتیاط ہو کہ کھانا صحیح حالت میں ہو۔ اس لحاظ سے بھی مہمان کی مہمان نوازی کو یاد رکھنا چاہیے کہ اُن کا خیال بھی رکھنا ہے اور اچھا اور عمدہ کھانا بھی کھلانا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میرے مُرید خواہ غریب ہوں یا امیر، میرا اُن کے ساتھ ایک ہی جیسا تعلق ہے، اِس لیے ایک ہی قسم کا کھانا پکاؤ گوشت پُلاؤ وغیرہ دو تو سب کو دو اَور دال دو تو پھر سب کو دو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریق تھے۔ آپؑ کے اسلوب تھے۔ آپؑ کی نصیحت کرنے کے انداز تھے اور آپؑ کی مہمان نوازی کے طریقے تھے۔

بہرحال اِس بات کا

مہمانوں کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ لنگر کے انتظام کے تحت جو کھانا پکتا ہے، جو بھی ملتا ہے، اِس کو صبر



اور شکر سے کھا لینا چاہیے۔ اور جب آپ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بُلانے پر آئے ہیں اور اِس مقصد کے لیے آئے ہیں کہ ہم نے یہاں روحانی مائدہ حاصل کرنا ہے ، تو روحانی مائدے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے، اور اگر کھانے میں کوئی کمی بیشی ہو بھی جائے تو برداشت کر لینا چاہیے اور مطالبہ نہیں کرنا چاہیے۔

اِس لیے مہمان بھی اِس بات کا خیال رکھیں کہ اِن تین دنوں میں جو بھی مِل جائے، اُس کو صبر اور شکر سے کھا لیں اور کسی قسم کا ایسا اظہار نہ کریں کہ یہ چیز ہمیں پسند نہیں اور ہم نے نہیں کھانی۔

ساتھ ہی مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ کھانے کو ضائع بھی نہ کریں۔ جتنا ملے، اُتنا ہی لیں، جتنا آپ کھا بھی سکتے ہوں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ

اصل چیز روحانی غذا ہے کہ جس کے لیے ہم جلسے میں آئے ہیں اور ہم نے یہاں اپنی روحانی زندگی کو بہتر کرنے کی طرف زیادہ توجہ دینی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو پیش کیے جانے والے کھانے کے معیار کی بابت احتیاط پر مبنی ایک روایت پیش کرنے کے بعد حضورِ انور نے تلقین فرمائی کہ کھانا پکانے کی ڈیوٹی والے جو کارکنان ہیں، اُنہیں بھی احتیاط کرنی چاہیے کہ اِن دنوں میں خاص طور پر، آجکل کیونکہ گرمی کا موسم ہے کھانے کا انتظام ایسا ہونا چاہیے کہ کھانا صحیح طرح محفوظ رہے اور دیر تک پڑا نہ رہے اور خاص طور پر دال وغیرہ، جس میں جلدی سڑان پیدا ہو جاتی ہے، وہ دیر تک رکھ کے مہمانوں کو نہ کھلائیں۔ اِس کا خیال رکھیں اور پہلے کھانے کو اچھی طرح چیک کر لیا کریں۔

اسی طرح باقی شعبہ جات ہیں۔ وہاں بھی ہر شعبے کے کارکن کو کوشش کرنی چاہیے کہ حتّی الوسع مہمان کے آرام کا خیال رکھیں۔ غسل خانوں کی صفائی کا شعبہ ہو، ٹریفک کا شعبہ ہو، پارکنگ کا شعبہ ہو، یا سیکورٹی کا شعبہ ہو، وہاں سیکیورٹی تو ہونی چاہیے، لیکن لوگوں کے ساتھ احتیاط اور عزت اور احترام سے پیش آئیں۔ پس! ہمیں اِن باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔

اور یہاں جلسہ گاہ کے اندر بھی خاموش کرانے کا جو انتظام ہے، اِس میں بھی ڈسپلن کو قائم رکھنے کے لیے احتیاط سے کام لیں۔ عورتوں کی طرف بھی خاص طور پر۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اسی طرح مَیں مہمانوں کو بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں جو جمع ہوئے ہیں، ہمیں اِس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ جب ہم سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے یہاں جمع ہوئے ہیں تو اِس کا ایک مقصد ہے۔ جو لوگ یہاں آئے ہیں، اُن کو خیال رکھنا چاہیے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے جلسے کے مقصد کو پُورا کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں اور جب جلسے کے اِن تین دنوں میں شامل ہوئے ہیں، تو

اِس بات کو پیشِ نظر رکھیں کہ ہم نے جلسے کے پروگراموں کو باقاعدہ سننا ہے۔

اور یہ تین دن اِدھر اُدھر بیٹھ کر، گپّیں مار کر یا اِدھر اُدھر پھرتے ہوئے نہیں گزار دینے بلکہ جب بھی جلسے کا پروگرام شروع ہو، ہم نے فوری طور پر جلسے کی مارکی کے اندر آ جانا ہے۔ یا جہاں بھی عورتوں اور مردوں اور بچوں کے لیے بیٹھنے کا انتظام کیا ہوا ہے، زائد لوگوں کے لیے بھی یا بعض مخصوص جگہوں پر، وہاں ہم نے بیٹھ کر احترام سے جلسہ سننا ہے۔ اسی طرح گو کہ جلسے کے پروگرام کے دوران بازار تو بند ہوتے ہیں، لیکن پھر بھی عام وقت میں جب بازار کھلے ہوتے ہیں، وہاں بھی مہمان ڈسپلن کا خیال رکھیں اور احتیاط کریں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کی جس نیک مقصد کے لیے آپ آئے ہیں اُسی کو آپ نے پُورا کرنا ہے، اگر یہ نہیں تو پھر کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہاں نمازوں کا باقاعدہ انتظام تو ہے، لیکن جو لوگ لمبا قیام کر رہے ہیں، جماعتی قیام گاہوں میں رہ رہے ہیں، جلسے کے بعد بھی اُنہوں نے نمازوں کی طرف باقاعدہ توجہ دینی چاہیے اور باجماعت نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اِن دنوں میں جو یہاں ٹینٹوں میں رہ رہے ہیں یا مارکیوں میں رہ رہے ہیں، اِن سب کو چاہیے کہ یہاں تین دنوں میں تہجد بھی ہوتی ہے، تہجد کے وقت جب اُٹھایا جائے، تو اُٹھنا چاہیے، اِس طرف خاص توجہ دیں۔ نمازوں کی باقاعدگی تو ہے ہی، لیکن تہجد کی باقاعدگی کی بھی خاص طور پر کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہی وہ مقصد ہے، جس کے لیے آپ یہاں آئے ہیں۔ جب یہ حاصل ہو گا تو آپ لوگ اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں سنوارنے والے بن جائیں گے۔

حضورِ انور نے پارکنگ کی بابت توجہ دلانے کے بعد فرمایا کہ اِس طرح مہمانوں کو بھی اور ڈیوٹی والوں کو بھی ایک اور چیز کا خیال رکھنا چاہیے کہ خاص طور پر آجکل ملک کے جو حالات ہیں اور غیروں میں مسلمانوں کے خلاف بعض دفعہ جو بُغض اور کینہ پایا جاتا ہے، اِس کے لیے ماحول پر نظر رکھیں اور احتیاط کریں۔

بعد ازاں حضورِ انور نے موسم کی خشکی کے تناظر میں انفرادی یا اجتماعی قیام گاہوں میں کسی بھی قسم کی آگ نہ جلائے جانے کی بابت تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر جگہ پر بیٹھ کر کسی بھی قسم کی چنگاری سے پرہیز کریں، اور احتیاط کریں کہ اِس کی وجہ سے کوئی حادثہ بھی پیش آ سکتا ہے۔

مزید برآں حضورِ انور نے فرمایا کہ صفائی کا بھی خیال رکھیں، جہاں انتظامیہ کوشش کرتی ہے کہ ٹائلٹس وغیرہ کی صفائی کرے، وہاں خود بھی جب غسل خانوں کو استعمال کریں، تو اُس کی صفائی کر کے آیا کریں۔ مہمانوں کو بھی کوشش کرنی چاہیے کہ حدیث کے مطابق صفائی پر خاص توجہ دیں، کیونکہ صفائی بھی ایمان کا ایک حصّہ ہے اور یہاں تو ہم آئے ہی ایمان بڑھانے کے لیے ہیں۔ اِس لیے صفائی کے پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ ہر ایک کو اِن دنوں میں اپنے آپ کو کارکن سمجھ لینا چاہیے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اپنے ایمان کے معیاروں کو اُونچا کرنے کی طرف توجہ دیں۔

اِن دنوں میں ذکرِ الٰہی پر زیادہ زور دیں، فارغ وقت میں جہاں بیٹھے ہیں، درود شریف، دعاؤں اور اِستغفار کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ فضول باتیں کرنے کی بجائے ذکرِ الٰہی یا دینی گفتگو کریں۔

اِس طرح

اِن دنوں میں بعض نمائشیں بھی لگی ہوئی ہیں، آپ لوگوں کو اُن کو دیکھنے کے لیے بھی جانا چاہیے اور شوق اور غور سے دیکھیں۔ یہ آپ کے لیے فائدہ مند بھی ہو گا۔ علمی لحاظ سے بھی فائدہ مند ہے اور دینی لحاظ سے بھی فائدہ مند ہے۔

پس اگر یہ چیزیں ہوں گی، تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ جلسے سے بھرپور فائدہ اُٹھانے والے ہوں گے۔

اللہ کرے کہ آپ سب لوگ اِس جلسے میں ہر لحاظ سے، دینی اور روحانی لحاظ سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں۔ علمی لحاظ سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں۔ اور جلسے کی جو برکات ہیں، وہ ہمیشہ آپ کی زندگی کا حصّہ بنی رہیں اور آئندہ نسلوں کے لیے بھی زندگی کا حصّہ بنی رہیں۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا جو مقصد ہے، اُسے پُورا کرنے والے بھی ہوں، ان شاء اللہ شام کو جلسے کا باقاعدہ افتتاح ہو گا۔ اُس تقریر کو بھی اور باقی جو مقررین ہیں، اُن کی تقریروں کو بھی غور سے سنیں اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆...☆...☆

بقیہ: امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب کا خلاصہ......از صفحہ نمبر 01

قومی پرچم لہرایا۔ جیسے ہی حضورِ انور نے لوائے احمدیت لہرایا، فضا نعروں سے گونج اٹھی۔ اس کے بعد حضورِ انور نے دعا کروائی اور جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کے لیے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔

چار بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور مردانہ پنڈال میں رونق افروز ہوئے۔ جونہی حضورِ انور پنڈال میں داخل ہوئے فلک شگاف نعرے بلند ہوئے اور عشاقانِ خلافت نے ان نعروں کا بھرپور جواب دیا۔ بعد ازاں افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم احسان احمد صاحب کو سورۃ البقرہ کی آیات ۱تا۸؍ کی تلاوت اور ان کا ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعد ازاں مکرم عبد الحئی سرمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا اردو منظوم کلام بعنوان ''محاسنِ قرآن کریم'' میں سے بعض اشعار پیش کیے۔ یہ اشعار حسب ذیل شعر سے شروع ہوئے:

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اَے آزمانے والے! یہ نسخہ بھی آزما

بعد ازاں مکرم فارس نسیم صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ یوکے) نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تصنیف 'آئینہ کمالات اسلام' سے فارسی منظوم کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جس کا آغاز درج ذیل شعر سے ہوا:

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

ان اشعار کا اردو ترجمہ مکرم کاشف علی صاحب (مربی سلسلہ) کو پیش کرنے کی سعادت ملی۔

خلاصہ خطاب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ

چار بج کر ۵۶؍منٹ پر حضور انور فلک شگاف نعروں کی گونج میں منبر پر رونق افروز ہوئے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عطا فرماتے ہوئے افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعودؑ نے جلسے کے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

ہم یہ جلسہ اس لیے منعقد کر رہے ہیں تا کہ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت و مؤاخات میں ایک دوسرے کے لیے نمونہ بن جائیں۔

پس اسی مقصد کے لیے ان جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے اور اسی مقصد کے لیے آج آپ لوگ یہاں جمع ہوئے ہیں۔

یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ جب تک ہم اس مقصد کو پانے کے لیے اپنی پوری کوشش نہیں کریں گے ہمارا مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنا بھی بے مقصد ہے اور ان جلسوں میں آنا بھی بے مقصد ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ

اسلام کی تعلیم کی جڑ تقویٰ ہے، اگر تقویٰ ہے تو انسان اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کر سکتا ہے ورنہ دین پر عمل کرنے کا ہمارا نعرہ صرف ایک نعرہ رہ جائے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس بنیادی مقصد کو اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ہے کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

یہ دوسرا مصرعہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہاماً فرمایا تھا۔ پس تقویٰ ہی اصل جڑ ہے جب تک یہ ہم میں رہے گی ہم اپنے مقصد میں بھی کامیاب ہوتے رہیں گے۔ قرآن کریم اور شریعت پر کامل ایمان لانے کے لیے تقویٰ ضروری ہے، عبادات بجالانے کے لیے تقویٰ ضروری ہے، گھریلو معاملات میں حسنِ سلوک کرنے کے لیے تقویٰ ضروری ہے۔

اسلام میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو متقی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ متقیوں کا دوست اور مددگار ہے۔ وہ متقی سے محبت کرتا ہے، بہترین انجام متقیوں کا ہوگا۔

نبیؐ کی کامل اطاعت کے لیے بھی تقویٰ کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

ہم چاہے جتنے مرضی عہد کرتے رہیں، نعرے لگاتے رہیں کہ ہم جماعت سے وابستہ ہیں، حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آ گئے ہیں، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان و یقین رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے اندر تقویٰ نہیں تو یہ نعرے صرف نعرے ہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فلاح و کامیابی کے لیے تقویٰ کو شرط قرار دیا ہے۔

(منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی اجلاس میں پڑھے جانے والے اشعار)

جو خاک میں مِلے اُسے ملتا ہے آشنا
اَے آزمانے والے! یہ نسخہ بھی آزما

زندہ وُہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اُس کے عزیز و حبیب ہیں

وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دور ہیں
ہر دم اَسیرِ نخوت و کِبر و غرور ہیں

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کِبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

اِس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اُس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہؑ عرش کا نزول

اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضئِ خدا

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفّت جو شرطِ دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار مقامات پر تقویٰ کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تم تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کرو۔ اگر تم تقویٰ میں آگے بڑھو گے تو ایمان میں اور قربِ الٰہی کے حصول میں بھی آگے بڑھو گے۔

اگر ہم نے کامیابیاں حاصل کرنی ہیں، اپنی اصلاح کرنی ہے، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے تو اس کے لیے ہمیں متقی بننا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں ہی فرما دیا ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ متقیوں کے لیے ہدایت ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب سے، اس کے پیغام سے، اس کی شریعت سے تب ہی فائدہ اٹھا سکتے ہو جب تمہارے اندر تقویٰ ہو۔

پس اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے کہ تقویٰ کے بغیر اسلام میں انسان کا کوئی مقام نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف نے تو اپنے نزول کی علتِ غائی یہ قرار دی ہے کہ تقویٰ کی راہوں کو سکھائے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اَور موقع پر قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ مومنوں کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے اس قرآن میں شفا اور رحمت رکھی ہے مگر ظالموں کو یہ صرف خسارے میں بڑھاتا ہے۔ جن میں تقویٰ نہیں انہیں قرآن کریم کوئی راہ نہیں دکھا سکے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

ہماری شریعت اور قرآن کریم میں یہی حکم ہے کہ غضِ بصر سے کام لو اور نظریں نیچی رکھو۔ اگر لوگ اس

پر عمل کرنے لگ جائیں اور تقویٰ کی یہ حالت پیدا ہو جائے تو انسان بہت سارے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔

آج کل کے معاشرے میں یہی وہ گناہ ہیں جو دنیا کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ فرمایا عورتوں کے حسن کے قصے مت سنو اور ان کاموں سے پرہیز کرو جن سے تمہیں ٹھوکر لگ سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ نجات بغیر نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے اور اس کی ہدایات نماز وغیرہ بجالانے کے نہیں مل سکتی۔

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ سچے ہیں۔ مگر

حقیقت یہ ہے کہ اسلام اور آنحضرت ﷺ کے علاوہ کسی بھی دوسرے مذہب کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ وہ تمام دنیا کے لیے آیا ہے۔

انسان کا کام ہے کہ مانگنے سے رکے نہیں اور خدا تعالیٰ کی محبت کے لیے اسی سے مانگتے چلے جانا چاہیے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اسی لیے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ متقی وہ ہیں جو نماز کھڑی کرتے ہیں اور کھڑی وہی چیز کی جاتی ہے جو گرنے کے لیے مستعد ہو۔ انسانی کوششیں بغیر خدا تعالیٰ کے فضل کے بے کار ہیں۔ اس لیے اُس رحیم و کریم نے فرمایا کہ جہاں تک ممکن ہو وہ تقویٰ کی راہ سے نماز کی اقامت میں کوشش کریں۔ پھر اگر وہ میرے کلام پر ایمان لاتے ہیں تو مَیں انہیں ان کی کوشش اور سعی پر نہیں چھوڑوں گا بلکہ مَیں آپ ان کی دستگیری کروں گا۔ تب ان کی نماز ایک اَور رنگ پکڑ لے گی اور ایک اَور کیفیت اس میں پیدا ہو جائے گی جو ان کے خیال و گمان میں بھی نہ تھی۔

پھر ایسے ہی مالی عبادت بھی ہے۔ جس قدر انسان کرسکتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ اپنے اموالِ مرغوبہ میں سے کچھ خدا کے لیے دے دے۔ اسی لیے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ ہیں جو اس میں سے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے انہیں دیا ہے۔

فرمایا: جو کچھ انسان کو ہر ایک قسم کی نعمت مثلاً اس کی جان اور صحت اور علم اور طاقت اور مال وغیرہ میں سے دیا گیا ہے اس کی کوشش سے صرف مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ تک اپنا اخلاص ظاہر کرسکتا ہے اور اس بڑھ کر بشری قوتیں طاقت نہیں رکھتیں۔

فرمایا: یہ احساس کہ یہ میری چیز ہے یہ بھی ایک مرض ہے۔ اگر تم ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کی چیز سمجھو گے تو یہ تقویٰ ہے۔

حضورؑ فرماتے ہیں نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیے کیونکہ

نماز سب ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اس لیے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔

اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راستباز، ابدال اور قطب گزرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کیے؟ اسی نماز کے ذریعے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کو سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کے لیے تقویٰ ضروری ہے۔ پھر آپؑ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک انسان اپنے اخلاقِ ردیّہ کو نہیں چھوڑتا اس وقت تک وہ ان اخلاق کے مقابل پر جو اخلاقِ فاضلہ ہیں ان کو قبول نہیں کرسکتا کیونکہ دو ضدیں ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ انسان تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ آپؑ نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سخت ترساں رہو، اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔

کسی پر ظلم نہ کرو، نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندا ہوتا ہے تو وہ سب کو گندا کر دیتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ

ہمیشہ دیکھنا چاہیے کہ ہم نے تقویٰ اور طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اُس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لیے راستہ مَخلَصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لیے ایسی روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

فرمایا: یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے، وہ بڑی طاقتوں والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے تو وہ اُس کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں: سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہیے، پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو، کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں سستی و غفلت اور عدمِ توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب انہیں مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو اس کو غور سے نہیں سنتے، تو انہیں بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجے کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو، کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔

حضورِ انور نے فرمایا پس

ہمیں جلسہ کرانے کا تب ہی فائدہ ہوسکتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کرنے کے لیے یہاں حاضر ہوں اور یہ عہد کریں کہ یہاں سے ہم نیکی اور تقویٰ پر عمل کرنے والے بن کر نکلیں گے۔

آپؑ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لیے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے، یا کیسے ہی رُوبہ دنیا تھے، ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ

ان دنوں میں ذکرِ الٰہی پر بھی بہت زور دیں۔ اپنے لیے، جماعت کے لیے اور عالَم اسلام کے لیے بہت دعا کریں۔ پوری دنیا کے لیے بھی بہت دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنی پہچان عطا کرے اور ہمیں بھی تبلیغ کے مقصد کو پورا کرنے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے ان تک پیغام پہنچانے کی توفیق دے۔

☆...☆...☆

(منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے افتتاحی اجلاس میں پڑھے جانے والے فارسی اشعار)

عجب نوریست در جانِ محمدؐ — عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان میں ایک عجیب نور ہے۔ آپ ﷺ کی کان میں ایک عجیب لعل و یاقوت ہے

ز ظلمتها دلے آنگه شود صاف — که گردد از محبّان محمدؐ

دل ظلمتوں سے اسی وقت پاک ہوتا ہے جب وہ محمد ﷺ کو پیار کرنے والوں میں شامل ہو جائے

ندانم هیچ نفسے در دو عالم — که دارد شوکت و شان محمدؐ

میں دونوں جہانوں میں سے کسی شخص کو نہیں جانتا جو محمد ﷺ کی سی شان و شوکت رکھتا ہو

اگر خواهی نجات از مستیٔ نفس — بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ

اگر تو نفس کی بدمستیوں سے نجات چاہتا ہے تو محمد ﷺ کے دیوانوں اور مستانوں میں شامل ہو جا

اگر خواهی که حق گوید ثنایت — بشو از دِل ثناخوانِ محمدؐ

اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تیری تعریف کرے تو تہ دل سے محمد ﷺ کا ثناخواں بن جا

اگر خواهی دلیلے عاشقش باش — محمدؐ هست بُرهانِ محمدؐ

اگر تو اس کی سچائی کی دلیل چاہتا ہے تو اس کا عاشق بن جا کیونکہ محمد ﷺ ہی خود محمد کی دلیل ہیں

سرے دارم فِدای خاکِ احمد — دِلم هر وقت قُربانِ محمدؐ

میرا سر احمد ﷺ کی خاک پا پر نثار ہے اور میرا دل ہر وقت محمد ﷺ پر قربان ہے

دریں ره گر کشندم ور بسوزند — نتابم رُو زِ ایوانِ محمدؐ

اس راہ میں اگر قتل کر دیا جاؤں یا جلا دیا جاؤں تو پھر بھی میں محمد ﷺ کی بارگاہ سے منہ نہیں پھیروں گا

بکارِ دین نترسم از جهانے — که دارم رنگ ایمانِ محمدؐ

دین کے معاملہ میں مَیں سارے جہان سے بھی نہیں ڈرتا کیونکہ مجھ میں محمد ﷺ کے ایمان کا رنگ ہے

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۹)

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے پہلے دن کی مختصر روداد

(از جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی، ۲۴؍جولائی ۲۰۲۶ء، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل) جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا آغاز صبح سوا تین بجے نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ طیب احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے پڑھائی۔ صبح چار بج کر ۲۲ منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہو کر نمازِ فجر پڑھائی۔ حضورِ انور نے نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں سورت بنی اسرائیل کی آیات ۷۹ تا ۸۵ کی تلاوت فرمائی جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الکہف کی ابتدائی گیارہ آیات کی تلاوت فرمائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ عربی ڈیسک یوکے نے قولِ سدید کے موضوع پر درس قرآن دیا۔

نماز فجر کے بعد مہمانانِ کرام کو گرم چائے کے ساتھ اُبلے انڈے بھی پیش کیے گئے۔ جبکہ باقاعدہ ناشتے کا انتظام صبح آٹھ بجے کیا گیا تھا۔ ناشتے میں مہمانانِ کرام اور ڈیوٹی دہندگان کو مزیدار چنے، روٹی، سیریل، مکھن، جام اور ڈبل روٹی پیش کی گئی۔ نیز ٹی سٹال پر چائے کا انتظام تھا جس میں چینی اور بغیر چینی ہر دو طرح کی چائے مہیا کی گئی تھی۔

گذشتہ ایک ماہ سے برطانیہ کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے گرمی کی لہر میں آج کچھ کمی رہی۔ دھوپ کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً بادلوں نے سایہ کیے رکھا اور ہلکی ٹھنڈی ہوا بھی چلتی رہی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان بڑی تعداد میں روحانی مائدہ سے فیض یاب ہونے اور اپنے پیارے امام کے دیدار کے لیے جلسہ گاہ پہنچتے رہے۔ احباب اپنی گاڑیوں اور پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعہ حدیقۃ المہدی پہنچتے رہے۔ ٹرین کے ذریعہ تشریف لانے والے احباب کو Alton اور حدیقۃ المہدی کے درمیان جاری کردہ ایک شٹل سروس کے ذریعے جلسہ گاہ پہنچایا جاتا رہا نیز بیت الفتوح سے بھی خصوصی شٹل سروس کا انتظام تھا جو مہمانان کو جلسہ گاہ لے کر آتی رہی۔ مسیح وقت کے غلاموں کی خوشی اور جوش و خروش دیدنی تھا۔ گویا

آج ویکھو چھایا نُور اے
آج ہر بندہ مسرور اے

حضور انور نے خطبہ جمعہ جلسہ گاہ سے ارشاد فرمایا جس میں حضورِ انور نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح فرمائیں۔ حضور انور نے سنت نبوی ﷺ کی اتباع میں نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرمائی۔ حضورِ انور نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔ نمازِ جمعہ کے آغاز سے قبل ہی مین مارکی اور اضافی مارکی بھی بھر چکی تھی اور ایک بڑی تعداد نے باہر کھلے آسمان تلے حضور انور کا خطبہ جمعہ سنا اور نمازیں ادا کی۔

نمازوں کے بعد کھانے کی مارکی میں طعام کا انتظام تھا، کھانے میں دال، روٹی اور چاول پیش کیے گئے۔ پرہیزی کھانے میں مہمانوں کے لیے pasta کا بھی انتظام تھا۔ جلسہ گاہ میں چائے کے لیے الگ حصہ مختص تھا۔ سارا دن احباب کی کثیر تعداد نے چائے کے سٹال کا رُخ کیا جہاں چائے سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ میل ملاقات اور باہمی گفتگو بھی ہوتی رہی۔

۶۰ویں جلسہ سالانہ یوکے کا باقاعدہ آغاز تقریب پرچم کشائی اور اس کے بعد افتتاحی اجلاس سے ہوا۔ عاشقانِ خلافت اپنے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔ حضورِ انور ۴ بج کر ۳۱ منٹ پر لوائے احمدیت لہرانے کے لیے تشریف لائے اور نعرہ ہائے تکبیر کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں لوائے احمدیت کو بلند کیا۔ جلسہ گاہ کی نظامت سے موصولہ رپورٹ کے مطابق لوئے احمدیت کی تقریب تک ۹۷؍ممالک کے احباب جلسہ میں شامل تھے جن کی نمائندگی میں ان تمام ممالک کے پرچم جلسہ گاہ میں لہرائے گئے تھے۔ پرچم کشائی کے بعد حضورِ انور چار بج کر ۳۵ منٹ پر نعروں کی گونج میں مردانہ جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے اور کرسیٔ صدارت پر فروکش ہوئے۔ حضورِ انور نے احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا جس کے بعد افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔

جلسہ سالانہ کے افتتاحی سیشن کا آغاز سورۃ البقرہ کی ابتدائی ۸ آیات کی تلاوت سے ہوا۔ مکرم احسان احمد صاحب مربی سلسلہ کو تلاوت قرآن کریم اور اس کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مکرم عبد الحی سرمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں مکرم فارس نعیم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم فارسی کلام سے منتخب اشعار پیش کیے جبکہ مکرم کاشف علی صاحب مربی سلسلہ وانچارج فارسی ڈیسک یوکے نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے پُرشوکت اور بصیرت افروز افتتاحی خطاب فرمایا جس کا مرکزی موضوع ’تقویٰ‘ تھا۔

شام ساڑھے ۷ بجے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ کے کچھ حصوں بشمول بک سٹال و ایم ٹی اے مارکی کا دورہ فرمایا۔ اس دوران احباب جماعت اپنے آقا کو دیکھنے کے لیے بے تاب نظر آئے اور نعرے بلند کر کے خلافت احمدیہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے رہے۔

ہر سال کی طرح امسال بھی نمائش مارکی میں مختلف ادارہ جات کی طرف سے نمائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس میں الفضل انٹرنیشنل، ہیومینٹی فرسٹ، مخزن تصاویر، ہیومن رائٹس ڈیسک، مرکزی شعبہ تاریخ، جامعہ احمدیہ یوکے اور دیگر ادارہ جات شامل ہیں۔ ان نمائشوں کی تفصیل الفضل کے جلسہ سالانہ کے حوالے سے شائع ہونے والی خصوصی اشاعت میں پڑھی جا سکتی ہے۔

شام کے کھانے میں روایتی آلو گوشت، دال اور لنگر کی لذیذ روٹی مہمانوں کی خدمت میں پیش کی گئی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد دوران سال اس جہان فانی سے کوچ کر جانے والے افراد کے لیے دعائے مغفرت کرنا ہے۔ چنانچہ حضورؑ کے اس ارشاد کی تعمیل میں نماز مغرب سے قبل جلسہ گاہ کے سٹیج سے ان احباب جماعت کے نام پڑھ کر سنائے گئے جو دوران سال وفات پا گئے۔

حضور انور نے سوا نو بجے کے قریب مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفیل اور دوسری رکعت میں سورۃ قریش کی تلاوت فرمائی جبکہ نماز عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ الضحیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ التین کی تلاوت فرمائی۔

اس طرح جلسہ سالانہ برطانیہ کا پہلا روز کامیابی کے ساتھ اپنے بابرکت اختتام کو پہنچا۔

(رپورٹ: حافظ محمد طلحہ ملک)

جرمنی سے مسجد بیت الفتوح تک امن سائیکل ٹور کے شرکاء کا پُرتپاک استقبال





جلسہ سالانہ برطانیہ کے ساٹھویں جلسہ میں شرکت کے لیے جرمنی سے بیت الفتوح تک سائیکل سفر مکمل کر کے پہنچنے والے بین الاقوامی سائیکل سواروں کے اعزاز میں ۲۲؍جولائی کی شام ایک خصوصی استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی۔ اس موقع پر مسجد بیت الفتوح کے بیرونی احاطہ میں سینکڑوں احبابِ جماعت، خواتین، بچے، بزرگ اور نوجوان، سائیکل سواروں کے استقبال کے لیے موجود تھے۔ بچوں نے رنگ برنگی جھنڈیاں لہرا کر جبکہ حاضرین نے نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر، جماعت احمدیہ عالمگیر زندہ باد اور غلام احمد کی جے کے پُرجوش نعروں کے ساتھ مہمان سائیکل سواروں کا استقبال کیا، جس سے انتہائی پرجوش اور روح پرور ماحول پیدا ہو گیا۔ اس بین الاقوامی قافلے میں مجموعی طور پر ۲۵؍سائیکل سوار شامل تھے، جن میں ۲۰؍جرمنی، ۲؍امریکہ، ۲؍نیدرلینڈز اور ایک متحدہ عرب امارات سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ قافلہ مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی قیادت میں جرمنی سے روانہ ہو کر ۲۲؍جولائی کی شام تقریباً ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الفتوح پہنچا۔

یہ امن سائیکل سفر (Peace Cycle Tour) ہر سال منعقد کیا جاتا ہے اور اس کا بنیادی مقصد اسلام کی حقیقی، پُرامن تعلیمات اور بھائی چارے کا پیغام دنیا تک پہنچانا ہے۔ اس سفر کے دوران سائیکل سواروں تقریباً آٹھ سو کلومیٹر کا طویل اور کٹھن فاصلہ طے کرتے ہیں۔ یہ قافلہ جرمنی سے روانہ ہو کر نیدرلینڈز، بیلجیم اور فرانس سمیت متعدد ممالک سے گزرتا ہوا فَیری کے ذریعے انگلش چینل عبور کر کے برطانیہ پہنچتا ہے۔ سفر کے دوران شرکاء کو شدید تھکن، بدلتے ہوئے موسمی حالات، بارش، تیز ہواؤں اور مصروف شاہراہوں پر سائیکل چلانے جیسے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تاہم وہ عزم، صبر اور باہمی تعاون کے جذبے کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔ راستے میں مختلف ممالک کی احمدیہ مساجد میں ان کے قیام اور آرام کا انتظام کیا جاتا ہے، جہاں مقامی جماعتیں ان کی پُرتپاک مہمان نوازی کرتی ہیں۔

استقبالیہ تقریب میں محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر صاحب جماعت احمدیہ یوکے نے تمام سائیکل سواروں کو یادگاری میڈلز پہنائے اور اپنے خطاب میں ان کی ہمت، استقامت، جذبۂ قربانی اور جلسہ سالانہ میں شرکت کے غیر معمولی شوق کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ان کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ بعد ازاں امیر صاحب جرمنی نے بھی اپنے خطاب میں سائیکل سواروں کی حوصلہ افزائی کی اور اس کامیاب سفر کو اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ قرار دیا۔ انہوں نے امیر صاحب یوکے، انتظامیہ اور تمام احبابِ جماعت کا پرتپاک استقبال، محبت اور مثالی مہمان نوازی پر دلی شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر انہوں نے جرمن زبان میں بھی نعرے بلند کیے، جن میں جماعت احمدیہ کا عالمی شعار محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں شامل تھا، جس کا حاضرین نے بھرپور جوش و خروش سے جواب دیا۔ محترم امیر صاحب یوکے نے اختتامی دعا کروائی۔

بیت الفتوح میں مختصر قیام، آرام اور دعا کے بعد یہ قافلہ اپنی آخری منزل حدیقۃ المہدی، آلٹن روانہ ہوگا تاکہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہو سکے۔ سائیکل سواروں کے مطابق اس طویل اور مشقت بھرے سفر کے بعد جب انہیں اپنے روحانی پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے تو ان کی تمام جسمانی تھکن لمحوں میں دور ہو جاتی ہے اور یہ روحانی کیفیت ان کے لیے اس پورے سفر کا سب سے قیمتی انعام ہوتی ہے۔ تقریب کے اختتام پر تمام سائیکل سواروں کی پرتکلف عشائیے سے تواضع کی گئی۔

یہ امن سائیکل ٹور نہ صرف عزم، ہمت اور استقامت کی ایک روشن مثال ہے بلکہ جماعت احمدیہ کے عالمی پیغام محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں کو عملی طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ بھی ہے۔

(رپورٹ: لطیف احمد شیخ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے بعض انتظامی شعبہ جات کا تعارف (قسط اول)

شعبہ ٹرانسپورٹ بیت الفتوح– خدمتِ خلق کا ایک مثالی نظام





جلسہ سالانہ برطانیہ کے انتظامات میں شعبہ ٹرانسپورٹ بیت الفتوح ایک نہایت اہم اور حساس شعبہ ہے، جو ہزاروں شاملین، مہمانوں، بزرگوں اور خواتین کی آمد و رفت کو آسان بنانے کے لیے دن رات خدمات انجام دیتا ہے۔ اس شعبہ کی نگرانی ناظم شعبہ ہٰذا مکرم بشیر احمد طاہر صاحب گذشتہ چار سال سے کر رہے ہیں جبکہ نائب ناظم مکرم عاصم جمیل صاحب گذشتہ تین سال سے اس خدمت میں مصروف ہیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر شعبہ ٹرانسپورٹ کی سرگرمیاں ۱۶؍جولائی سے شروع ہو کر تقریباً ۲؍اگست تک جاری رہتی ہیں۔ جلسہ کے بعد بھی شعبہ ٹرانسپورٹ کی مصروفیات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایئرپورٹس اور مسجد مبارک کے لیے چھ شٹل سروسز فراہم کی جاتی ہیں تاکہ مہمانوں اور شاملین کو سہولت حاصل ہو۔ دورانِ جلسہ اور جلسہ سے قبل و بعد ٹرانسپورٹ کے وسیع انتظامات کیے جاتے ہیں۔ مسجد بیت الفتوح میں رہائش پذیر مہمانوں کو مسجد مبارک اسلام آباد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امامت میں پانچوں وقت نماز کی ادائیگی کی سعادت حاصل کرنے کے لیے روزانہ وہاں پہنچایا جاتا اور واپس لایا جاتا ہے۔

اس سال شعبہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے ایک نئی گیسٹ ایپ متعارف کروائی گئی جس کے ذریعے مہمان اپنی ٹرانسپورٹ قبل از وقت بُک کر سکتے ہیں۔ اس جدید نظام کے ذریعے گھر سے سفر کی منصوبہ بندی، بکنگ اور اپنی نشست مخصوص کرنے کی سہولت موجود ہے جس سے انتظامات مزید منظّم اور مؤثر ہو گئے ہیں۔ اس شعبہ کے ذریعہ ہر سال تقریباً تین تا چار ہزار انکوائریز موصول ہوتی ہیں جبکہ تقریباً دو ہزار مہمانان کو عملی طور پر ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ بزرگ، عمر رسیدہ افراد، خواتین اور بچوں کو سفری سہولت کے لیے ترجیح دی جاتی ہے تاکہ اُنہیں مسجد بیت الفتوح سے حدیقۃ المہدی یا مسجد مبارک اسلام آباد سفر کے لیے کسی قسم کی دُشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اس شعبہ میں مجموعی طور پر ۳۵؍رضاکاران خدمات انجام دیتے ہیں جن میں ۲۵؍ڈرائیورز جبکہ باقی دیگر انتظامی امور سنبھالنے والے کارکن شامل ہیں۔ اس شعبہ کے تحت تین شِفٹس میں کام کیا جاتا ہے۔ پہلی شفٹ صبح ڈھائی بجے، دوسری شفٹ صبح نو بجے اور تیسری شفٹ شام چار بجے شروع ہوجاتی ہے۔ ہر شفٹ میں ۱۵؍کارکن ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ کے لیے مختلف اقسام کی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض احباب اپنی ذاتی گاڑیاں بھی رضاکارانہ طور پر اس خدمت کے لیے پیش کرتے ہیں۔ تمام گاڑیوں اور ڈیوٹیوں کا مکمل ریکارڈ ایک ایپ کے ذریعہ مرتب رکھا جاتا ہے۔ یہ کارکنان بغیر کسی تھکن کے خوش دلی، محبت اور اخلاص کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہیں۔ ان کا مقصد صرف ٹرانسپورٹ فراہم کرنا نہیں بلکہ مہمانوں کے ساتھ حسنِ اخلاق، محبت اور خلوص کے ساتھ پیش آنا بھی ہے۔

مکرم ناظم صاحب شعبہ کہتے ہیں کہ شعبہ ٹرانسپورٹ کا خاص اصول یہ ہے کہ جس مہمان کے ساتھ جو وعدہ کیا جاتا ہے اُسے ہر صورت پورا کیا جاتا ہے اور یہ تمام انتظامات محض اللہ تعالیٰ کی خاص برکت اور فضل کے باعث ممکن ہوتا ہے۔ مکرم ناظم صاحب تمام مہمانانِ جلسہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شعبہ ٹرانسپورٹ کے تمام کارکنان کو اخلاص، محبت اور خدمت کے جذبے کے ساتھ کام کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے، اس شعبہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا کرے اور تمام خدمات کو اپنی رضا کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

شعبہ اوورسیز مہمانان کے داخلہ (ایمز) کارڈز





جلسہ سالانہ برطانیہ کے انتظامات میں شعبہ داخلہ پاسز ایک نہایت اہم شعبہ ہے، جس کی ذمہ داری شاملینِ جلسہ کی شناخت، تصدیق اور بروقت داخلہ کی سہولت فراہم کرنا ہے۔ یہ شعبہ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے ہزاروں افراد کے داخلہ کے نظام کو نہایت منظّم انداز میں چلاتا ہے۔ مکرم عابد خواجہ صاحب گذشتہ دس سال سے اس شعبہ کے ناظم کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں اس شعبہ کی سرگرمیاں جلسہ سے تقریباً دو ہفتے قبل شروع ہو جاتی ہیں اور جلسہ کے اختتام تک جاری رہتی ہیں۔

جلسہ سے دو ہفتے قبل سے لے کر اختتامِ جلسہ تک تمام مہمانان کو داخلہ پاسز کی سہولت فراہم کی جاتی ہے جبکہ جلسہ کے تینوں ایام میں یہ شعبہ چوبیس گھنٹے خدمات انجام دیتا ہے۔ ہر سال اوسطاً تقریباً بیس ہزار کارڈز جاری کیے جاتے ہیں۔ رَش کے اوقات میں بھی کارکنان کی مناسب تعداد موجود رکھی جاتی ہے تاکہ شاملین کو انتظار یا کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ایک کارڈ کی تیاری اور پرنٹنگ میں صرف تین سے چار سیکنڈ کا وقت لگتا ہے۔ جلسہ گاہ میں مردوں اور خواتین کے لیے آٹھ آٹھ کاؤنٹرز قائم کیے جاتے ہیں۔

اس سال داخلہ پاسز کے نظام میں مزید بہتری لانے کے لیے جدید طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ سولہ ممالک سے احبابِ جماعت کا ریکارڈ پہلے ہی حاصل کر لیا جاتا ہے۔ جن احباب کے پاس مقامی AIMS کارڈ موجود ہوتا ہے وہ براہ راست حدیقۃ المہدی تشریف لے جاسکتے ہیں۔ جبکہ نئے کارڈ کے اجرا کے لیے ملکی دعوت نامے اور موجود فہرست کے مطابق پاسپورٹ یا شناختی معلومات کے ذریعے تصدیق کی جاتی ہے۔ اگر کسی مہمان کے پاس ملکی دعوت نامہ یا AIMS کارڈ موجود نہ ہو تو موقع پر ہی تقریباً نصف گھنٹے کے اندر ضروری تصدیق مکمل کر کے کارڈ جاری کر دیا جاتا ہے۔

جلسہ سے تقریباً چار ماہ قبل AIMS کارڈز کے ڈیزائن، متوقع تعداد، ڈیٹا اور دیگر انتظامات کی تیاری شروع کر دی جاتی ہے۔ امسال جلسہ گاہ میں QR کوڈ کے ذریعے کارڈز کی تصدیق اور ممبرانِ جماعت احمدیہ یوکے کے لیے AIMS کارڈ کو TAP کر کے جلسہ گاہ میں داخل ہونے کی سہولت کا نظام بھی آزمائشی طور پر استعمال کیا جائے گا۔

اس شعبہ کے تحت تین ٹیمیں خدمات انجام دیتی ہیں، جن میں مرد کارکنان کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کی ٹیم بھی شامل ہے۔ مجموعی طور پر ۶۲؍مرد اور ۴۵؍لجنہ کارکنات اس اہم خدمت میں حصہ لیتے ہیں۔ اس شعبہ کے تحت چار شفٹس میں کام کیا جاتا ہے، جن میں ہر شفٹ تقریباً چھ گھنٹے پر مشتمل ہوتی ہے۔ ایک شفٹ میں آٹھ سے دس مرد کارکن جبکہ لجنہ کی جانب سے تقریباً گیارہ سے بارہ کارکنات اپنی ذمہ داریاں ادا کرتی ہیں۔ شعبہ کے کارکنان روزانہ بریفنگ حاصل کرتے ہیں تاکہ تمام امور بہتر انداز میں سرانجام دیے جاسکیں۔ ان کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر آنے والے شخص کے ساتھ محبت، خوش اخلاقی اور تعاون کا معاملہ کیا جائے اور کوئی بھی شخص ناراض ہو کر واپس نہ جائے۔ کارکنان حتی المقدور ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس شعبہ کے کارکنان تمام مہمانانِ جلسہ کے لیے محبت اور خلوص کے ساتھ خدمت کے لیے تیار رہتے ہیں۔ وہ تمام شاملین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں اور شعبہ کو مزید بہتر بنانے کے لیے تجاویز کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ یہ شعبہ جدید نظام، منظم منصوبہ بندی اور رضاکارانہ خدمت کے جذبے کے ساتھ جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

(رپورٹ: لطیف احمد شیخ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆

۶۰واں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء

رپورٹس از شعبہ مہمان نوازی مستورات

جامعہ احمدیہ یوکے مہمانانِ مسیح پاکؑ کا مسکن

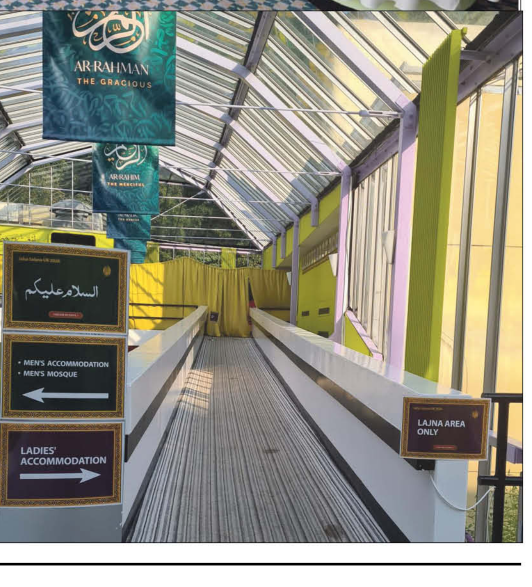
اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے امسال بھی جامعہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ جامعہ احمدیہ میں ٹھہرے ہوئے مہمانوں کے لیے سب سے پُرکشش بات یہ ہے کہ روزانہ پانچ وقت نمازیں حضور اقدس ایدّہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں ادا کرنے کے لیے مہمانوں کو اسلام آباد پہنچانے کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔

جامعہ احمدیہ میں لجنہ اماء اللہ کی ۱۸؍ کارکنات پر مشتمل ٹیم چہروں پر مسکراہٹ سجائے ہمہ وقت مہمانوں کی خدمت کے لیے کمر بستہ رہتی ہے۔ جامعہ میں ۶۰۰ مہمانوں کی رہائش کا انتظام کیا گیا ہے جس میں سے ۱۱۴ بستر مستورات کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔متوقع مہمانوں کی کثیر تعداد کے پیش نظر امسال ان میں گذشتہ سالوں کی نسبت اضافہ کیا گیا ہے۔ اس سال مستورات کے لیے changing room کی سہولت بھی مہیا کی گئی ہے۔غسل خانوں میں صفائی کا بہت اچھا انتظام ہے۔

رہائش کے لیے مہمانوں کی ضرورت اور سہولت دونوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لیے جگہ مختص کی جاتی ہے۔ بزرگ خواتین اور ایسی مستورات جن کو فرشی بستر پر دقت ہو ان کے لیے بیڈز کا انتظام بھی ہے۔ اس کے علاوہ کپڑے دھونے اور سکھانے کے لیے بھی سہولت فراہم کی گئی ہے۔

مہمان چونکہ دن یا رات کسی بھی وقت آسکتے ہیں اس لیے ضیافت مارکی چوبیس گھنٹے کھلی رہتی ہے۔ یہاں مہمانوں کو حتی الوسع ایسی خوراک مہیا کی جاتی ہے جو ان کی طبیعت کے مطابق ہو، جیسے پرہیزی کھانا، اُبلی سبزیاں، مچھلی، سلاد وغیرہ۔ اس





کے علاوہ چائے کی میز پر روایتی چائے کے علاوہ مختلف قسم کے قہوہ جات بھی موجود ہیں۔ اسی میز پر ہمہ وقت ڈبل روٹی، مکھن، جام اور مختلف اقسام کے سیریل بھی مہمانوں اور خاص طور پر ان کے ساتھ آئے ہوئے بچوں کے لیے دستیاب رہتے ہیں۔

دیگر سہولیات میں مہمانوں کے استعمال کے لیے یہاں ’’وائی فائی‘‘، کمپیوٹر اور پرنٹر بھی موجود ہیں۔ علاوہ ازیں امسال حفاظتی اقدامات بھی مزید بہتر کیے گئے ہیں۔ جیسا کہ CCTV کیمرہ وغیرہ سے چوبیس گھنٹے جائزہ لیا جاتا ہے اور ان دنوں میں مہمانوں کی حفاظت کے پیش نظر بالعموم سیکیورٹی بھی بڑھا دی جاتی ہے۔

حضور اقدس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات کے بعد مہمانوں کے جذبات کی کیفیت صرف ایک احمدی دل ہی جان سکتا ہے۔آنسوؤں سے تر آنکھوں اور خوشی ومسرت سے پُرجذباتی لہجہ میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے مہمان بار بار خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ حضور انور کے نورانی چہرہ کا اپنی آنکھوں سے دیدار کرلیا ہے۔

☆...☆...☆

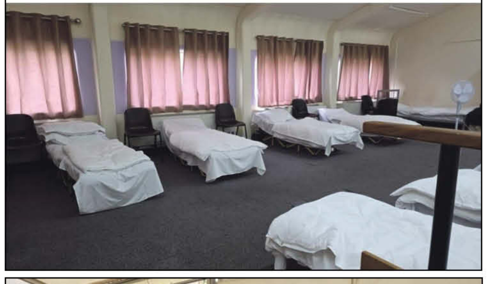
تیاری جلسہ سالانہ از مسجد بیت الفتوح۔ خدمت کی سعادت

جی آیاں نوں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام کے مہمانوں کی خدمت کی سعادت کے حصول میں مسجد بیت الفتوح کو ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔قریباً گذشتہ دو دہایوں سے مسجد اور اس کے ملحقہ علاقے مہمانوں کی خدمت اور مہمان نوازی کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ہر سال یہ لوٹ کر آنے والی خدمت کا موقع کارکنات کے لیے باعث فخر ہے۔مسجد بیت الفتوح کو مہمان نوازی میں ایک انفرادیت اس لیے بھی حاصل ہے کہ یہاں مہمانوں کی خدمت گزاری جلسہ سے چند دن قبل ہی شروع ہو جاتی ہے اور جلسہ کے بعد تک جاری رہتی ہے۔ خدا کے فضل وکرم سے اس سال بھی مسجد بیت الفتوح میں مہمان مستورات کی رہائش کا بہت ہی احسن طریق پر انتظام کیا گیا ہے۔ برقی قمقموں اور دنیا بھر کے ممالک کے پرچموں کی رنگارنگ جھنڈیوں سے مسجد سجائی گئی ہے۔ یہاں ڈیوٹی دینے والی کارکنات نہایت تُندہی، جذبہ خدمت سے سرشار، شوق اور لگن کے ساتھ مسلسل مہمان نوازی کی سعادت سرانجام دے رہی ہیں۔ مسجد میں موجود مہمانوں اور کارکنات سبھی کے دل خدا کی حمد سے لبریز ہیں، ہر ایک دل سے یہی صدا بلند ہوتی ہے:

مرکز فتح وظفر ہو جائے یہ بیت الفتوح
اس کے میناروں سے گونج اٹھے صدائے قادیاں









امسال بھی مہمانوں کی آمد سے پہلے ہی مسجد میں سیٹ اَپ شروع کر دیا گیا تھا اور طاہر ہال میں مہمان مستورات کی رہائش کے لیے بستر بچھائے گئے۔ ہر شعبہ کی کارکنات نے مہمانوں کی سہولت کے لیے بنائے گئے معلوماتی ڈیسک اور رہائش گاہ کو سجانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مسجد میں عموماً مہمانوں کو زمین پر گدے بچھا کر دیے جاتے ہیں مگر بزرگ خواتین یا ایسی لجنہ ممبرات جو زمین پر لیٹ نہیں سکتیں ان کے لیے بیڈز کا انتظام بھی موجود ہے۔ طاہر ہال میں Accomodation ڈیسک کے علاوہ ریسپشن ڈیسک اور نظافت بیت الفتوح ڈیسک بھی لگائے گئے ہیں جن کا مقصد مہمانوں کو فوری معلومات اور مدد مہیا کرنا ہے۔ ریسپشن ڈیسک پر مہمانوں کا اندراج کیا جاتا ہے جس میں مہمانوں کا نام، ملک اور ان کے ساتھ آئے بچوں کے نام اور تعداد کا اندراج کیا جاتا ہے پھر ان کو Accomodation کارڈ جاری کیا جاتا ہے۔

سہولیات: شعبہ مہمان نوازی کے تحت طاہر ہال میں مہمانوں کی سہولت کے لیے فریج، مائیکرو ویو، ٹوسٹر اور ۲۴؍ گھنٹے چائے اور کافی کا انتظام موجود ہے۔شعبہ نظافت کے تحت مستورات کے زیر استعمال تمام ٹوائلٹس کی صفائی اور ستھرائی کا خاص خیال رکھا جا رہا ہے۔مہمانوں کی سہولت کے مدِّنظر کپڑے دھونے اور سکھانے کا انتظام کیا گیا ہے جس کے تحت واشنگ مشین، ہاتھ سے کپڑے دھونے کے لیے ٹب، ڈرائر اور کپڑے سکھانے والے سٹینڈز بھی مہیا کیے گئے ہیں۔

امسال ضیافت مارکی کے اندر ٹک شاپ کا بھی انتظام کیا گیا ہے جہاں پر مختلف اشیاء مثلاً کولڈ ڈرنکس، کرسپ، قلفی اور بچوں کے لیے انواع واقسام کی سویٹس وغیرہ مناسب داموں پر فروخت کے لیے موجود ہیں۔

شعبہ ضیافت مسجد بیت الفتوح: طاہر ہال سے نکلتے ہی مسجد کے پارکنگ ایریا میں ایک وسیع کھانے کی مارکی لگائی گئی ہے۔ اس مارکی کو بہت خوبصورت طریق پر سجایا گیا ہے۔ جا بجا کھانا کھانے کے آداب سے متعلق مختلف قرآنی احکامات، احادیث، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام اور حضور انور ایدّہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمودات مختلف زبانوں میں آویزاں کیے گئے ہیں۔ ڈیوٹی پر موجود کارکنات نہایت جوش وخروش سے مہمانانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام کا استقبال کرتی اور ان کی خدمت سرانجام دیتی نظر آتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے مہمان چونکہ دنیا کے مختلف مقامات سے تشریف لاتے ہیں لہٰذا اس بات کا بھی خاص خیال رکھا گیا ہے کہ روایتی کھانوں کے علاوہ دیگر ممالک کے پکوان مثلاً انڈونیشیا اور یورپ کے کھانے بھی پیش خدمت ہوں۔

شعبہ سیکیورٹی: چونکہ اس مسجد میں مہمان کثیر تعداد میں رہائش پزیر ہوتے ہیں اور ساتھ ہی کارکنات کی بھی ایک کثیر تعداد اپنا کام کرتی ہے اس لیے سیکیورٹی کا غیر معمولی انتظام کیا گیا ہے۔مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کا شعبہ سیکیورٹی بھی نہایت باریک بینی سے اپنا کام سرانجام دے رہا ہے۔مسجد میں Aims نمبر کے بغیر داخلہ منع ہے۔

شعبہ تجنید: شعبہ تجنید کے تحت ایمز کارڈ کے علاوہ مہمانوں کے جلسہ کارڈ، SEND کارڈ، گرین ایریا اور کرسیوں کے پاس بنانے کا بھی انتظام موجود ہے۔امسال مہمانوں کی ہیلتھ اور سیفٹی کا بہت زیادہ دھیان رکھا جا رہا ہے اور اس سلسلہ میں اس مرتبہ یہ خصوصی انتظام کیا گیا ہے کہ ہر شعبہ کی ناظمہ safe guarding team میں بھی شامل ہے۔

☆...☆...☆

رہائش گاہ مستورات حدیقۃ المہدی

مرحبا اے آنے والے! مرحبا صد مرحبا
رحمت وفضل و کرم کی بارشیں تجھ پر صدا

یوں تو جلسہ سالانہ یوکے پر آنے والے معزز مہمانوں کی خدمت کی تیاری سالِ نو کی آمد کے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن ماہ جولائی کی ابتدا سے تو اس میں برق رفتاری سی آجاتی ہے۔ ایک خالی، کھلے میدان کو بے لوث رضا کاروں کی ٹیمیں چند گنتی کے دنوں کے لیے ایک بارونق شہر میں تبدل کر دیتی ہیں۔ جہاں زندگی کی تمام بنیادی ضروریات کو مہیا کیا





جاتا ہے۔ باقی تمام شعبہ جات کے ساتھ ایک انتہائی اہم شعبہ رہائش بھی اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے انجام دینے کے لیے سرگرم عمل ہو جاتا ہے۔ مہدیٔ زماںؑ کے اس باغیچہ میں آپؑ ہی کے مہمانوں کے آرام کی خاطر مناسب رہائش گاہوں کا خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے۔ ان رہائش گاہوں میں بچوں سے لے کر بزرگوں تک، ہر ایک کی ضرورت اور سہولت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

جلسہ سے ایک ہفتہ قبل، نائب ناظمۂ اعلیٰ اپنی ٹیم کے ساتھ تقریباً روزانہ مارکیوں کا جائزہ لینے حدیقۃ المہدی آتی ہیں۔ احاطے میں موجود رجسٹریشن کا شعبہ آنے والے مہمانوں کا باقاعدہ اندراج کرنے کے بعد ان کو متعلقہ مارکی میں بھیجتا ہے۔ بعد ازاں مارکیوں میں ڈیوٹی پر موجود کارکنات مہمانوں کو ان کی آرام گاہ کی جانب راہنمائی کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہوتی ہیں۔ امسال اس شعبے کے تحت تین مارکیوں میں مہمان مستورات کی رہائش کا باقاعدہ انتظام ہے:

مارکی نمبر ۱: اس مارکی کے تین حصے ہیں۔ A سیکشن غسل خانے اور بیت الخلاء سے قریب ترین ہونے کی وجہ سے بزرگ اور disabled خواتین کے لیے مخصوص ہے۔ دوسرا حصہ دیگر خواتین کے لیے اور تیسرا PAAMA کی بہنوں کے لیے مختص ہے۔

مارکی نمبر ۲: یہ مارکی چھوٹے بچوں اور ان کی ماؤں کے لیے مختص کی گئی ہے۔ اس مارکی کے بھی تین حصے ہیں۔

مارکی نمبر ۳: یہ مارکی عمومی مارکی ہے جس میں بچوں والی ماؤں اور بزرگ خواتین کے علاوہ دیگر تمام خواتین رہائش پزیر ہوتی ہیں۔ اس مارکی کے بھی تین حصے ہیں۔

علاوہ ازیں مہمانوں کی متوقع کثیر تعداد کے پیشِ نظر امسال ضرورت کے تحت ماں اور بچہ مارکی ۳؍اوورفلو رہائش مارکی کے طور پر استعمال کیے جانے کے لیے بھی مکمل تیاری کی گئی ہے۔

جمعرات کی شب سے ہر مارکی میں ایک ناظمہ اور ہر حصے میں ایک نائب ناظمہ کے علاوہ آٹھ سے دس کارکنات دن رات مہمانوں کی خدمت کے لیے کمر بستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا دے۔ آمین

امسال بڑھتی ہوئی ضرورت کے مدنظر غسل خانوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ رہائشی مارکیوں کے ساتھ غسل خانے اور بیت الخلاء دونوں ہی پچھلے سال کی نسبت کثیر تعداد میں فراہم کیے گئے ہیں۔ مہمانوں کی سہولت کے لیے کارکنات کو دن رات ان کی خاص صفائی کے انتظام کی تاکید کی گئی ہے۔

رہائش گاہ میں متفرق مقامات پر پینے کے پانی کے پوائنٹس بھی بنائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک بڑی مارکی مختلف روز مرہ کی ضروریات زندگی کی فراہمی کے لیے بنائی گئی ہے۔ اس مارکی میں موبائل فون کے چارج کرنے کے لیے چارجنگ پوائنٹس، چھوٹے بچوں کے لیے نیپی بدلنے کا انتظام اور کپڑے استری کرنے کے لیے استری اسٹینڈز وغیرہ جیسی سہولیات دستیاب ہیں۔

شعبہ رہائش کے تحت حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کو ہر ممکن سہولت مہیا کرنے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ شاملین جلسہ کو اس جلسہ کی بے شمار برکات کا وارث بنائے اور محض للہ خدمت کی سعادت حاصل کرنے والی ہر کارکنہ کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: شعبہ رپورٹنگ مستورات جلسہ گاہ)

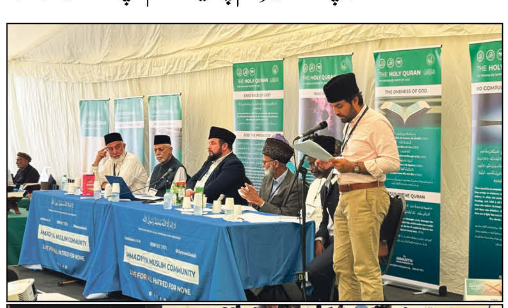
بقیہ: انٹرنیشنل تبلیغ فورم بر موقع جلسہ سالانہ......از صفحہ نمبر 13

بعد ہر گروپ کے نمائندے نے سٹیج پر آ کر تجاویز پیش کیں۔

آخر پر مکرم موسی صاحب، امیر جماعت سیرالیون، نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں بتایا کہ جلسہ سے پہلے تبلیغ کے حوالے یہ پروگرام نہایت اہم ہے کیونکہ ہمارا بنیادی مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو تمام دنیا تک پہنچانا ہے۔ اور یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے نہ کہ صرف مبلغین کی۔ حضور انور اکثر دفتری ملاقاتوں میں اس بات پر زور دیتے ہیں۔ تبلیغ کے بہت سے پروگرام بنتے ہیں لیکن اگر ہم جائزہ لیں تو نتیجہ اس کے مطابق نہیں اور بیعات اتنی نہیں ہو رہیں۔ امیر صاحب نے بتایا کہ اگر آپ کسی جگہ رہتے ہیں اور اپنے گرد و پیش کے لوگوں کو اپنے کردار و گفتار سے متاثر نہیں کر پاتے تو ہمارے لیے یہ ایک سوالیہ نشان ہونا چاہیے۔ آپ نے سابقہ مبلغین کی کوششوں کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ہمیں اسی جذبے اور اخلاص کے ساتھ کوشش کرنا ہو گی۔ پھر فرمایا کہ صرف مبلغین ہی نہیں ایک عام احمدی کو بھی اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ تبلیغ کر سکے اور مخالفین کے اعتراض کا جواب دے سکے۔

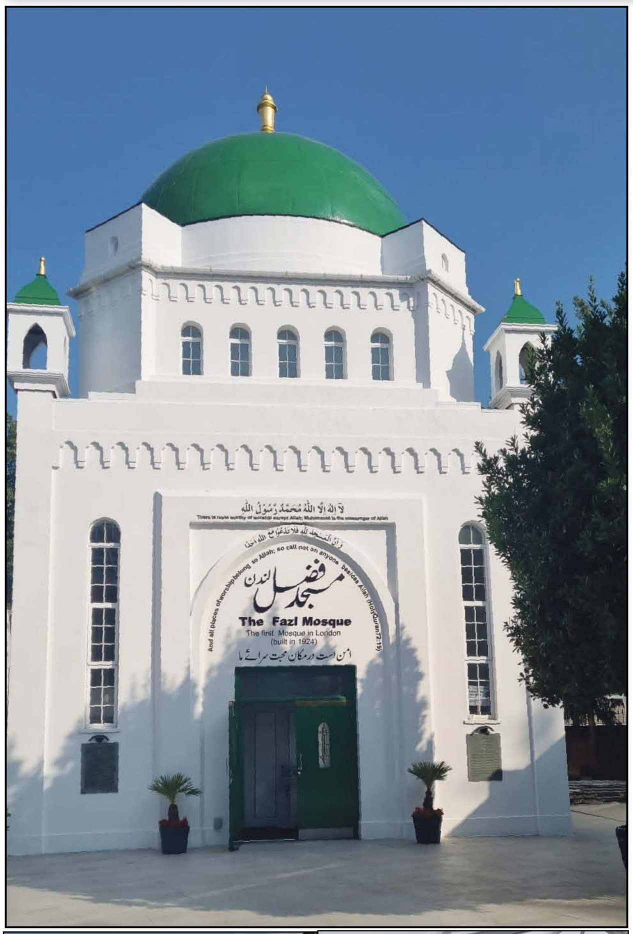
امیر صاحب سیرالیون، جن کو حضور انور نے اس خطاب کے لیے مقرر فرمایا تھا، کا خطاب تقریباً دو بجے ختم ہوا۔ اس کے ساتھ ہی یہ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا، جس میں مختلف ممالک کے نیشنل سیکریٹریاں تبلیغ، صدران و امراء اور مبلغین نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے نیک نتائج مرتب فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: میر انجم پرویز۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ گاہ)





تیاری جلسہ سالانہ مسجد فضل اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کے ایمان افروز واقعات



مسجدِ فضل ابتداء تھی، اس کا رتبہ ہے جلی
سب سے پہلے شہر لندن میں یہی مسجد بنی

اکتوبر ۱۹۲۴ء کی ٹھٹھرتی سہ پہر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے مسجد فضل کا رکھا جانے والا سنگ بنیاد، آج پوری دنیا میں کاروانِ احمدیت کے ایک عظیم الشان سنگ میل کے طور پر جانا جاتا ہے۔ تقریباً ایک صدی قبل لجنہ اماء اللہ قادیان کی مخلص قربانیوں کی جمع پونجی سے تعمیر شدہ یہ مسجد، امسال ایک باقاعدہ نظامت کی شکل میں جلسہ سالانہ یوکے پر آنے والے مہمانوں کی میزبانی کے لیے مرکزِ استقبال ہے۔

مہمانوں کو ان کی سہولت اور ضرورت کے مطابق کمرے مہیا کیے گئے ہیں۔ کچن میں ناشتے کا تمام ضروری سامان میسر کیا گیا ہے۔ کھانے کا انتظام ڈائننگ ہال میں ہے۔ ایک دوسرے سے رابطہ میں رہنے کے لیے وائی فائی کی سہولت بھی موجود ہے۔ یہ مہمان عمومی طور پر نمازیں مسجد فضل میں ادا کرتے ہیں مگر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے لیے اسلام آباد پہنچانے کے لیے ٹرانسپورٹ کا خاص انتظام بھی موجود ہے۔





خلیفۂ وقت سے ملاقات کے قیمتی واقعات: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقع پر آنے والے نمائندگان کو ملاقات کا شرف بخشتے ہیں۔ ایسے خوش قسمت خواتین و حضرات ان انمول لمحوں کی مہک کو اپنے دل میں سمیٹے یوں لوٹتے ہیں کہ برسوں ان کا ذکر کرتے اور اس کا حظ بار بار محسوس کرتے ہیں۔

ایک نمائندہ مہمان اپنے فرزند کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کے لیے حاضر ہوئی ہیں، انہیں حضور انور سے ذاتی ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ ملاقات کے لمحات تو خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں سے بھرپور تھے۔ اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے روبرو دیکھنا، یوں لگتا تھا جیسے پورا کمرہ نور سے بھرا ہوا ہے۔ پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت شفقت کا اظہار فرمایا اور اپنی گوں ناگوں مصروفیات میں سے وقت عطا فرمایا۔

اسی طرح ایک اور نمائندہ مہمان اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بتاتی ہیں کہ ملاقات کے انتظار میں بیٹھے ہوئے یہ سوچ کر ہی ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے جاتے تھے کہ سالوں کے انتظار کی گھڑیاں اب ختم ہونے کو ہیں اور اپنے پیارے خلیفہ کا دیدار ہونے کو ہے۔ کہتی ہیں کہ پھر وہ خوش قسمت گھڑی بھی آن پہنچی جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کمرہ میں داخل ہوئیں۔ کمرہ میں ایسا ماحول تھا کہ گویا ہر طرف نور ہی نور تھا۔ وہ بتاتی ہیں کہ ایم ٹی اے پر تو حضور کو دیکھتے ہی ہیں لیکن بنفس نفیس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بہت قد آور لگ رہے تھے، اور احترام سے نظریں جھک رہی تھیں۔ پیارے آقا نے ہی از راہ شفقت باتیں شروع کیں۔ یہ جان کر خوب حیرت ہوئی کہ پیارے حضور کو ان کا نام معلوم تھا اور یہ بھی کہ کہاں سے آئی ہیں۔ پھر ان کی صحت کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔ نہایت تسلی سے پیارے آقا نے باتیں کیں۔ کہتی ہیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس بس صرف ہمارے لیے ہی وقت ہے۔ مکمل توجہ سے وقت دیا اور تبرک بھی عطا فرمایا۔

ملاقات کے بعد باہر ایم ٹی اے ٹیم کی ممبرات بھی تاثرات پوچھ رہی تھیں۔ ان کو بھی انہوں نے یہی کہا کہ یہ ناقابل بیان جذبات ہیں۔ الفاظ احاطہ ہی نہیں کر سکتے۔ پھر آپا جان سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی بہت پیار اور شفقت سے ملاقات کی۔

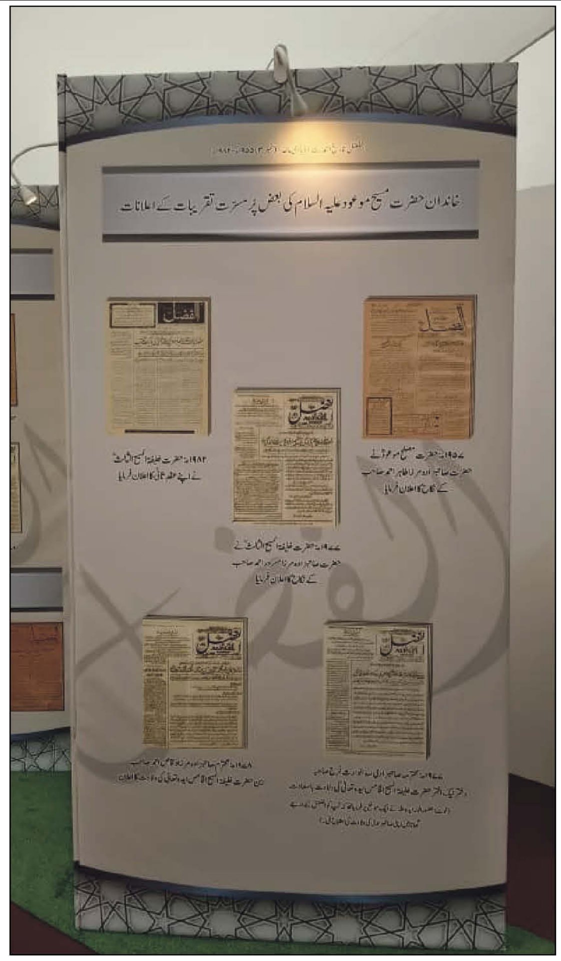
(رپورٹ: شعبہ رپورٹنگ مستورات جلسہ گاہ)

☆...☆...☆

جلسہ سالانہ پر Exhibition مارکی میں

نمائش روزنامہ الفضل انٹرنیشنل بعنوان ’’الفضل تاریخ احمدیت کا بنیادی ماخذ‘‘ (نمبر تین) (۱۹۵۵ء تا ۱۹۸۲ء)

ادارہ الفضل انٹرنیشنل نے امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُرشفقت اجازت سے ’’الفضل—تاریخِ احمدیت کا بنیادی ماخذ‘‘ کے عنوان سے اپنی تیسری تاریخی نمائش کا اہتمام کیا ہے۔ یہ نمائش جلسہ سالانہ برطانیہ کے تینوں دنوں کے لیے پیش کی گئی ہے اور آن لائن استفادہ کے لیے بھی مہیا کی گئی ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی نمائش میں ۱۹۱۳ء سے ۱۹۳۴ء اور دوسری نمائش میں ۱۹۳۴ء سے ۱۹۵۵ء تک کے واقعات پیش کیے گئے تھے، جبکہ موجودہ نمائش میں ۱۹۵۵ء سے ۱۹۸۲ء تک کے دور، یعنی حضرت مصلح موعودؓ کے سفر یورپ کے بعد سے خلافتِ ثالثہ کے اختتام تک، جماعتی تاریخ کو الفضل کے اصل صفحات کے ذریعے تاریخی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔



اس نمائش کی سب سے نمایاں خوبی یہ ہے کہ اس میں تاریخ محض بیان نہیں کی گئی بلکہ الفضل کے اصل شماروں، سرخیوں، تصویروں، اعلانات، اداریوں اور خصوصی نمبروں کی صورت میں ناظرین کے سامنے رکھ دی گئی ہے۔ یوں ہر صفحہ اپنے عہد کی ایک زندہ دستاویز بن کر سامنے آتا ہے۔ یہ صفحات صرف واقعات کی خبریں نہیں بلکہ اپنے زمانے کے جذبات، حالات، جماعتی جدوجہد، قربانیوں، کامیابیوں اور آزمائشوں کے بھی آئینہ دار ہیں۔ ایک اخبار جب کئی دہائیوں تک کسی جماعت کے فکری، روحانی اور اجتماعی سفر کو محفوظ کرتا ہے تو وقت گزرنے کے ساتھ اس کی حیثیت محض اخبار کی نہیں رہتی بلکہ وہ تاریخ کا ایک معتبر ماخذ بن جاتا ہے۔

موجودہ نمائش میں ۱۹۵۵ء سے ۱۹۸۲ء تک کے ایک نہایت اہم اور فیصلہ کن دور کو مختلف موضوعات کے تحت پیش کیا گیا ہے۔ اس عرصہ میں جماعت احمدیہ نے خلافتِ ثانیہ کے آخری برسوں، خلافتِ ثالثہ کے آغاز اور ایک نئے عالمی تبلیغی دور کا مشاہدہ کیا۔ افریقہ میں جماعتی خدمات کا دائرہ وسیع ہوا، نئی مساجد اور مشن ہاؤسز قائم ہوئے، تبلیغی مراکز مضبوط ہوئے اور جماعت نے مختلف ممالک میں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لیے نمایاں پیش رفت کی۔

نمائش میں درج ذیل اہم موضوعات کو خصوصی طور پر اجاگر کیا گیا ہے:

☆… ’’حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک سے مساجد و مشن ہاؤسز کا سنگِ بنیاد و افتتاح‘‘

☆… ’’حضرت مصلح موعودؓ کے انتقالِ پُرملال پر احبابِ جماعت اور مرکز کے درمیان رابطے میں الفضل کا کردار‘‘

☆… ’’حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے انتقالِ پُرملال پر احبابِ جماعت اور مرکز کے رابطے میں الفضل کا کردار‘‘

☆… ’’اسلام احمدیت کے نامور سپوت ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا دنیائے سائنس میں اعلیٰ ترین اعزاز—نوبیل انعام‘‘

☆… ’’حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جاتِ مغربی افریقہ ۱۹۷۰ء و ۱۹۸۰ء‘‘

☆… ۱۹۵۵ء سے ۱۹۸۲ء تک شائع ہونے والے الفضل کے بعض خصوصی شمارہ جات

☆… ’’نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا قیام اور ان کے شیریں ثمرات‘‘

☆… ’’الفضل میں شائع ہونے والی بعض نادر و نایاب تصاویر‘‘

☆… ’’۱۹۷۴ء کے پُرآشوب ایام کا پس منظر و تاریخ، الفضل کے اوراق کی زبانی‘‘

☆… ’’۱۹۷۴ء میں دوسری آئینی ترمیم پر جماعت احمدیہ کا پاکیزہ ردِعمل‘‘

☆… ’’بعض تحریکات‘‘

☆… ’’روزنامہ الفضل کی تاریخ کے چند سنگِ میل‘‘

☆… ’’تبرکات‘‘

☆… ’’صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ‘‘

☆… ’’خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پُرمسرت تقریبات کے اعلانات‘‘

☆… بعض بزرگانِ سلسلہ کے اعلاناتِ وفات

۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں میں ملکی دفاع کے لیے الفضل کی مثبت رپورٹنگ





☆… تحریک وقفِ جدید کا آغاز اور اس کے ثمرات

☆… خلافتِ ثانیہ کے آخری دس سال کے چیدہ چیدہ واقعات

☆… اطلاعات، اعلانات اور اشتہارات کی الفضل میں اشاعت

ان موضوعات کے ذریعے ناظرین کو یہ دیکھنے کا موقع ملتا ہے کہ الفضل نے کس طرح مختلف ادوار میں جماعتی زندگی کے ہر اہم پہلو کو محفوظ کیا۔ کہیں یہ امامِ وقت کی آواز بن کر سامنے آتا ہے، کہیں افرادِ جماعت کو اہم تحریکات اور منصوبوں سے آگاہ کرتا ہے، کہیں جماعتی کامیابیوں کی خوشخبری سناتا ہے اور کہیں آزمائش کے وقت صبر، دعا اور قربانی کا پیغام پہنچاتا ہے۔

نمائش کا ایک اہم حصہ حضرت مصلح موعودؓ کے انتقالِ پُرملال کے بعد جماعتی حالات اور مرکز و افرادِ جماعت کے درمیان رابطے میں الفضل کے کردار سے متعلق ہے۔ ایسے مواقع پر اخبار نے نہ صرف خبریں پہنچائیں بلکہ جماعت کے افراد کے جذبات کی ترجمانی بھی کی۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے انتقال کے موقع پر بھی الفضل نے جماعتی تاریخ کے اس عظیم اور غم انگیز مرحلے کو محفوظ کیا۔ ان صفحات میں غم، وفا، اطاعت اور خلافت سے وابستگی کے جذبات نمایاں طور پر محسوس کیے جا سکتے ہیں۔

نمائش میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی عالمی سطح پر عظیم کامیابی کو بھی نمایاں مقام دیا گیا ہے۔ ان کا نوبیل انعام حاصل کرنا دنیائے سائنس میں ایک غیر معمولی واقعہ تھا اور جماعت احمدیہ کے لیے بھی ایک تاریخی اعزاز کی حیثیت رکھتا تھا۔ الفضل کے صفحات نے اس کامیابی کو محفوظ کر کے آنے والی نسلوں کے لیے یہ پیغام محفوظ کر دیا کہ علم، تحقیق، محنت اور بلند مقصد کے ساتھ وابستگی انسان کو عالمی سطح پر نمایاں مقام عطا کر سکتی ہے۔

اسی طرح نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم، نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور تحریک وقفِ جدید جیسے منصوبے جماعتی تاریخ میں خدمتِ دین اور تبلیغ کے نئے ابواب کھولنے والے ثابت ہوئے۔ ان تحریکات کے نتیجے میں افریقہ اور دنیا کے دیگر خطوں میں جماعتی خدمات کا دائرہ وسیع ہوا۔ الفضل نے ان تحریکات کے مقاصد، پیش رفت اور ثمرات کو اپنے صفحات میں

جگہ دی اور افرادِ جماعت کو ان عظیم منصوبوں میں عملی شرکت کی طرف متوجہ کیا۔

۱۹۷۴ء کے پُرآشوب حالات بھی اس نمائش کا ایک اہم موضوع ہیں۔ الفضل کے صفحات میں اس دور کے واقعات، جماعتی ردِعمل اور افرادِ جماعت کے جذبات محفوظ ہیں۔ ان صفحات کا مطالعہ یہ احساس دلاتا ہے کہ تاریخ صرف بڑے سیاسی فیصلوں کا نام نہیں بلکہ ان فیصلوں کے نتیجے میں پیش آنے والے حالات، افراد کی قربانیاں اور جماعتی ثابت قدمی بھی تاریخ کا لازمی حصہ ہیں۔

۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں کے دوران الفضل کی رپورٹنگ بھی اس امر کی عکاس ہے کہ اخبار نے قومی حالات سے خود کو الگ نہیں رکھا۔ ملکی دفاع، قومی سلامتی اور عوامی حوصلے کے حوالے سے مثبت اور ذمہ دارانہ اندازِ تحریر اپنایا گیا۔ اس طرح الفضل نے اپنے قارئین کو نہ صرف جماعتی حالات سے باخبر رکھا بلکہ قومی حالات کے بارے میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔

نمائش کا مجموعی تاثر

یہ نمائش دراصل ۱۹۵۵ء سے ۱۹۸۲ء تک جماعت احمدیہ کی اجتماعی زندگی کا ایک جامع منظرنامہ پیش کرتی ہے۔ اس میں خلافتِ ثانیہ کے آخری دور، خلافتِ ثالثہ کے آغاز، عالمی تبلیغ، افریقہ میں خدمتِ انسانیت، مساجد کے قیام، علمی اعزازات، قومی بحرانوں، مخالفت، قربانی، تحریکات اور جماعتی خوشیوں کو اصل اخباری صفحات کے ذریعے محفوظ کیا گیا ہے۔

الفضل نے اس عرصہ میں امامِ وقت کی آواز کو دنیا کے مختلف حصوں تک پہنچایا، افرادِ جماعت کو حالات سے باخبر رکھا، مخالفانہ پروپیگنڈا کا جواب دیا، جماعتی اتحاد کو مضبوط کیا اور تاریخِ احمدیت کے ایک بڑے حصے کو محفوظ کر دیا۔ اسی بنا پر نمائش کا عنوان ''الفضل—تاریخِ احمدیت کا بنیادی ماخذ'' نہایت موزوں اور حقیقت پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔

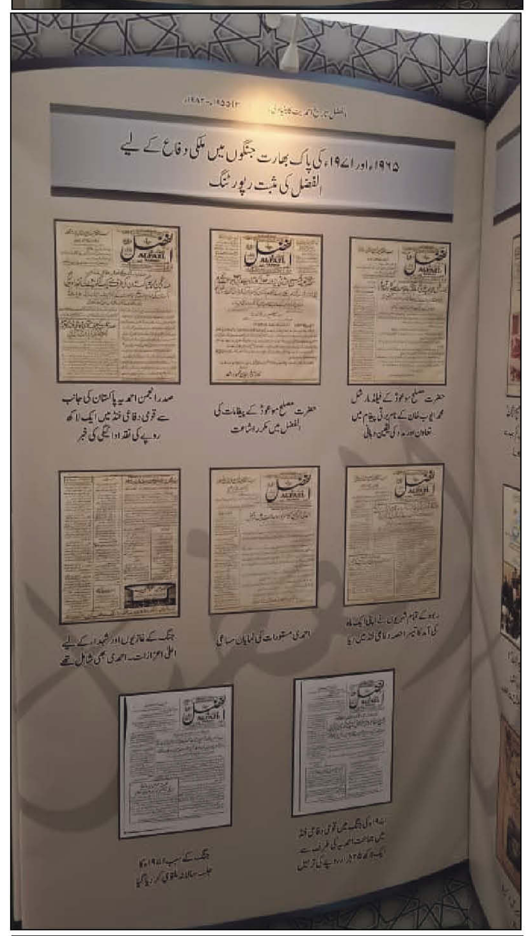
یہ نمائش نئی نسل کے لیے ایک دعوتِ مطالعہ بھی ہے کہ وہ الفضل کو صرف ایک اخبار نہ سمجھے بلکہ اسے خلافت، جماعت اور تاریخِ احمدیت کے درمیان قائم ایک زندہ، معتبر اور مسلسل رابطہ سمجھے۔ آج جب معلومات کے ذرائع بے شمار ہیں اور خبریں لمحوں میں دنیا بھر میں پھیل جاتی ہیں، ایسے میں ماضی کے ان اصل اخباری صفحات کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہ صفحات ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ تاریخ کو محفوظ کرنا دراصل اپنی شناخت، اپنی روایات اور اپنے اجتماعی حافظے کو محفوظ کرنا ہے۔

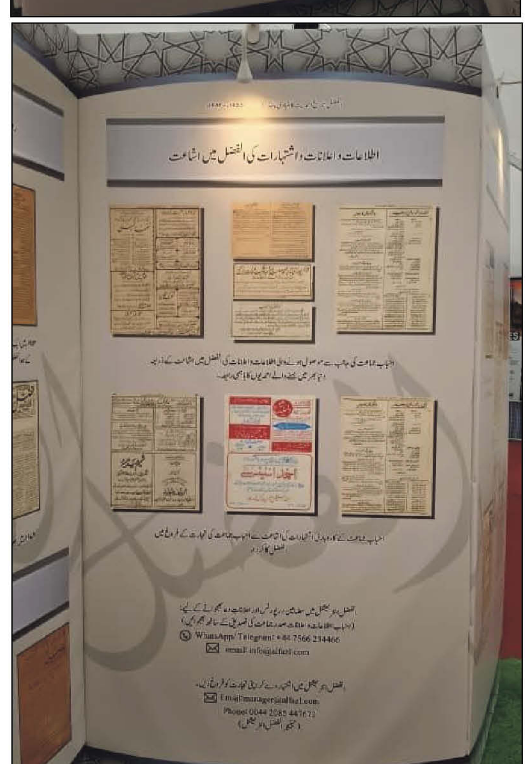
اس اعتبار سے الفضل کی تاریخی نمائشیں صرف ماضی کی جھلکیاں دکھانے کا ذریعہ نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کو اپنے شاندار ماضی سے جوڑنے کی ایک مؤثر کوشش ہیں۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا اور تاریخِ احمدیت کے مزید ادوار الفضل کے صفحات کی روشنی میں ناظرین کے سامنے پیش کیے جاتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

(رپورٹ: احسان احمد۔ ٹیم الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆







احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سینٹر (ARC) کی تاریخی نمائش









Ahmadiyya Archive and Research Centre میں جماعت احمدیہ کی تاریخ سے متعلق ایک منفرد اور معلوماتی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ نمائش جماعت احمدیہ کے تاریخی، علمی، صحافتی اور ثقافتی ورثے کے ان متعدد گوشوں کو اجاگر کرتی ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہو گئے ہیں۔ نادر کتب، قدیم اخباری تراشوں، تاریخی نقشہ جات، نایاب تصاویر اور محفوظ آڈیو ریکارڈنگز پر مشتمل یہ نمائش ماضی سے حال کے درمیان ایک ایسا پل فراہم کرتی ہے جس کے ذریعے احباب، جماعت احمدیہ کی تاریخ کے مختلف ادوار اور اہم مراحل سے واقف ہو سکتے ہیں۔

نمائش میں جماعت احمدیہ کے بارے میں مغربی دنیا میں شائع ہونے والے ابتدائی تاریخی مواد کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ مغربی اخبارات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی عظیم الشان تصنیف براہین احمدیہ کے حوالے سے شائع ہونے والے مضامین اور خبروں کے تراشے اس امر کا تاریخی ثبوت پیش کرتے ہیں کہ آپؑ کی دعوت اور جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں نے اپنے ابتدائی دور ہی سے عالمی سطح پر توجہ حاصل کی۔ اسی سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے بارے میں شائع ہونے والی بعض قدیم انگریزی کتب کے نایاب نسخے بھی نمائش میں پیش کیے گئے ہیں۔ ان میں والٹر کی کتاب The Ahmadiyya Movement، مطبوعہ ۱۹۱۸ء، اور The Religious Quest of India، مطبوعہ ۱۹۳۰ء، خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ یہ قدیم کتب جماعت احمدیہ کے بارے میں ابتدائی مغربی مطالعات اور اس دور کے فکری و مذہبی ماحول کا ایک اہم تاریخی ریکارڈ ہیں۔

نمائش کا ایک دلچسپ اور قابلِ توجہ حصہ ان ممتاز شخصیات کی تصاویر اور تعارف پر مشتمل ہے جنہوں نے قادیان کا دورہ کیا۔ ان میں معروف شاعر و مفکر محمد اقبال، سر فضل حسین، خان عبدالغفار خان المعروف باچا خان اور متعدد مغربی شخصیات شامل ہیں۔ یہ تصاویر اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہیں کہ قادیان نہ صرف جماعت احمدیہ کا روحانی مرکز ہے بلکہ مختلف علمی، سیاسی، ادبی اور سماجی حلقوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات کے لیے بھی تاریخی اہمیت کا حامل رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کے اولین مطبوعہ نسخوں کی تصاویر بھی اس نمائش کی ایک نمایاں خصوصیت ہیں۔ ان کے ذریعے احباب کو جماعت احمدیہ کے عظیم علمی ورثے کے ابتدائی اشاعتی سفر کی ایک جھلک دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ اسی طرح بٹالہ اور قادیان کے نادر و نایاب تاریخی نقشہ جات بھی نمائش میں شامل ہیں جو ان علاقوں کی جغرافیائی اور تاریخی اہمیت کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔

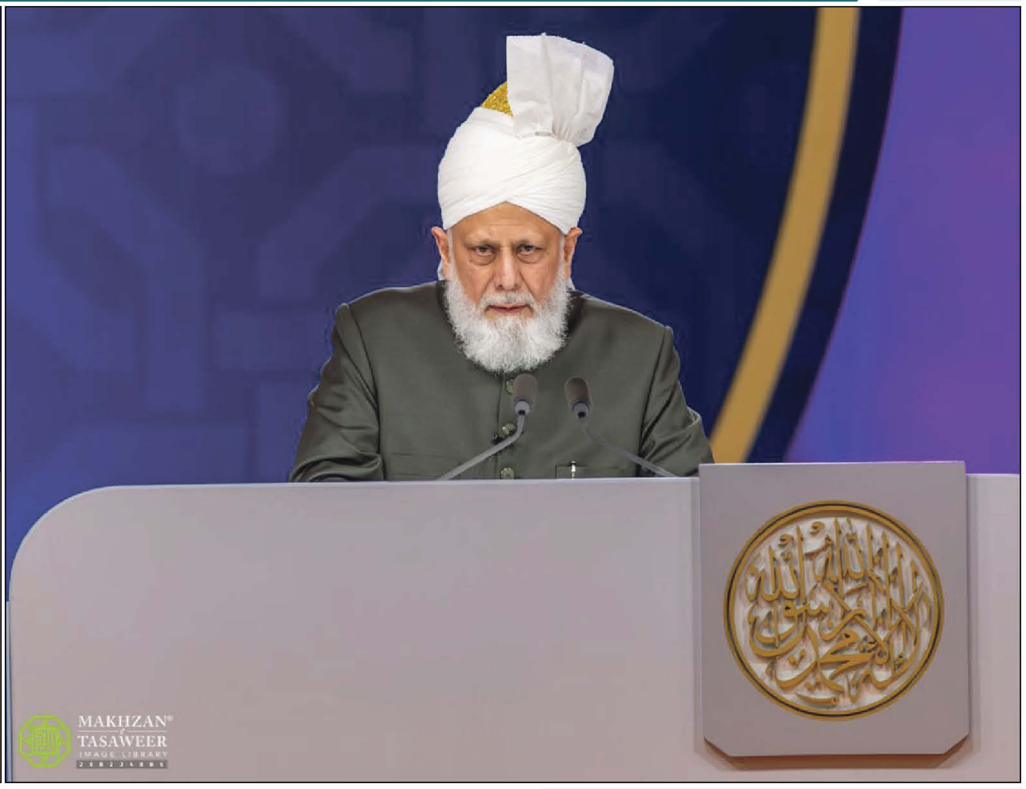
نمائش کے ایک حصے میں منتخب تاریخی آڈیوز سننے کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔ ان میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی منتخب تقاریر شامل ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء، حضرت فتح محمد سیال صاحبؓ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء، حضرت قدرت اللہ سنوری صاحبؓ کی جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء اور ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کی جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کی تقاریر بھی تصاویر اور تعارف کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

نمائش میں شامل بعض اہم اخباری تراشے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دورۂ یورپ اور لندن میں مسجد فضل کے حوالے سے شائع ہونے والے تاریخی مواد پر مشتمل ہیں۔

یوں یہ نمائش محض تاریخی اشیا کی نمائش نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے علمی، روحانی اور تاریخی ورثے کی ایک جامع جھلک ہے۔ اس کے ذریعے محفوظ کیے گئے یہ نادر آثار نہ صرف ماضی کے اہم واقعات کو زندہ رکھتے ہیں بلکہ آئندہ نسلوں، محققین اور تاریخ سے شغف رکھنے والے قارئین کے لیے بھی ایک قیمتی علمی سرمایہ ہیں۔

(رپورٹ: احسان احمد۔ ٹیم الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆





بقیہ: معائنہ انتظامات......از صفحہ نمبر 14

کہ صحیح طرح نگرانی رکھیں۔

کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آئے جس سے کسی قسم کا بھی نقصان ہونے کا احتمال ہو۔

اسی طرح بازار میں ڈیوٹی دینے والے ہیں، وہ بھی بازار والوں کو سمجھاتے رہیں، دکانداروں کو بھی کہ بعض دفعہ پکانے والے جو ہیں، اسٹال لگتے ہیں، کھانے کی دکانیں لگتی ہیں، ان میں بے احتیاطی کی جاتی ہے، تو آگ کی چنگاریوں سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے۔

کسی بھی قسم کی ہلکی سی چنگاری بھی پیدا نہیں ہونی چاہیے۔موسم کے لحاظ سے بہت احتیاط کی ضرورت ہے، اور اب تو حکومت بھی وارننگ دے رہی ہے اس بارے میں۔

پس یہ بڑا اجتماع ہے۔اس میں ہم ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھیں گے، جو بظاہر چھوٹی ہیں، لیکن کسی حادثے کی وجہ بن سکتی ہیں اس لیے بہت احتیاط سے آپ لوگوں نے نگرانی رکھنی ہے۔ اور سیکیورٹی کے لیے بھی خاص طور پر خیال رکھیں۔مسلمانوں کے خلاف تو آج کل ویسے ہی فضا ہے اور احمدیوں کے خلاف تو دونوں طرف سے بعض دفعہ خطرہ ہوتا ہے۔اس لیے سیکیورٹی والے بہت زیادہ ہوشیار رہیں۔ بہت زیادہ نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ بیگوں وغیرہ کو سکیننگ پر چیک کرنا، اس کے بعد بھی دیکھتے رہنا، یہ ساری چیزیں۔

آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ

سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ کی مدد و توفیق نہ بھولیں اور اس کے لیے ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔ اللہ سے مدد چاہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے اور ہر کام آپ احسن رنگ میں انجام دے سکیں، اور کسی بھی قسم کا ایسا واقعہ نہ ہو جو کسی بھی طرح، ہلکے سے بھی، نقصان کا باعث بنے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب آٹھ بج کر ۲۴ منٹ تک جاری رہا جس کے بعد حضورِ انور نے دعا کروائی۔

حضور انور کی کارکنات جلسہ گاہ مستورات کو نصائح

مردانہ جلسہ گاہ سے نکل کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ مستورات کی طرف رونق افروز ہوئے۔ آٹھ بج کر تیس منٹ پر پنڈال کی طرف آتے ہوئے جیسے ہی پیارے آقا نظر آئے تمام کارکنات نے اپنے پیارے امام کے والہانہ استقبال میں فلک شگاف نعرے بلند کیے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارکنات کو سلام کا تحفہ عنایت فرمایا جس کے جواب میں کارکنات نے محبت وعقیدت بھرا جواب دیا۔ پیارے آقا نے کارکنات سے مخاطب ہو کر ہدایت فرمائی کہ

خواتین ویسے ہی نازک مزاج ہوتی ہیں اس لیے ڈیوٹی والی کارکنات سیکورٹی، سیفٹی اور سکیننگ والی نرمی سے بات کیا کریں۔ اسی طرح کھانا کھلانے والی بھی۔

بعض اوقات مہمان کی خواہش ہوتی ہے کہ پاستا ملے اور آلو گوشت بنا ہوتا ہے، اس لیے جو پکا ہوتا ہے وہی نرمی سے کھلا دیا کریں۔

پھر حضور انور نے پُرلطیف انداز میں شعبۂ مہمان نوازی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس شعبہ کے تحت کارکنات کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا کہ

آدھی سے زیادہ کارکنات کی تعداد مہمان نوازی میں ہونی چاہیے۔

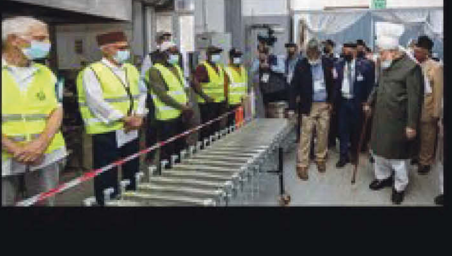
پھر پیارے آقا نے کچھ توقف فرما کر نہایت مشفقانہ نظر سامنے بیٹھی چھوٹی آب رسانی کی ڈیوٹی دینے والی بچیوں پر ڈالی اور کچھ دیر تک مسکراتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ گرمی کی شدت سے بچنے کے لیے پانی پلانے کا اچھا انتظام کیا جائے اور ہومیوپیتھی کی دوائی دینے کی تلقین فرمائی۔ باقی شعبہ جات کے بارہ میں تسلی آمیز اظہار فرمایا۔ بعد ازاں کارکنات نے اشک بار آنکھوں سے پیارے آقا کو نعرہ ہائے تکبیر اور انی معک یا مسرور کے نعروں سے رخصت کیا۔

☆...☆...☆

یاد رہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب سے قبل مردانہ جلسہ گاہ میں قائم مختلف شعبہ جات کا معائنہ بھی فرمایا جس میں لنگر خانہ، روٹی پلانٹ، سٹور، ہیلتھ اینڈ سیفٹی کے علاوہ جلسہ سالانہ پر لگنے والی مختلف نمائشوں کا بھی معائنہ شامل تھا جس کے دوران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منتظمین سے مختلف امور دریافت فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ اسی طرح کارکنات سے خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حدیقۃ المہدی میں قائم ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے کمپلیکس کا بھی معائنہ فرمایا۔

☆...☆...☆

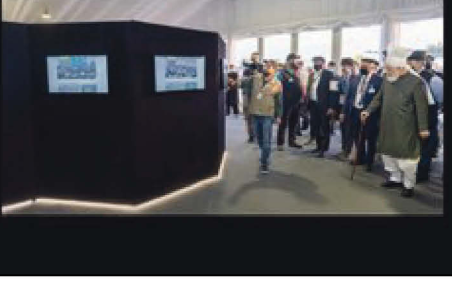
















انٹرنیشنل تبلیغ فورم برموقع جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء





۲۳؍جولائی ۲۰۲۶ء کو صبح دس بج کر چالیس منٹ پر تبلیغ مارکی میں انٹرنیشنل تبلیغ فورم کا انعقاد کیا گیا۔فورم کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم طاہر خالد صاحب مربی سلسلہ نے سورت حٰمٓ السجدہ کی آیات ۳۴؍تا ۳۷؍ کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم محترم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ یوکے نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں میزبان پروگرام مکرم ابراہیم اخلف صاحب، نیشنل سیکرٹری تبلیغ یوکے، نے سب سے پہلے مہمانوں کو خوش آمدید کیااور پھر بتایا کہ اس پروگرام میں اپنے اپنے ممالک کی تبلیغی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش نہیں کی جائے گی بلکہ ایسے امور پر بات کی جائے گی جس کے نتیجے میں ہم اپنی تبلیغ کو زیادہ موثر اورنتیجہ خیز بنا سکتے ہیں۔ اس پروگرام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق تین امور پر زور دیا جائے گا:

☆… کیسے زیادہ احباب کو تبلیغ کے کام میں شامل کیا جاسکتا ہے

☆… کامیاب تبلیغ کرنے والوں کا نمونہ اور ذاتی تجربات

☆… عوام کے ذہن کو سمجھنا

اس کے بعد اخلف صاحب نے حضور انور کے اس پیغام کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا جو آپ نے حال ہی میں جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر ارسال فرمایا تھا اور اس میں تبلیغ کے حوالے سے نصائح فرمائیں تھیں۔

اس کے بعد مکرم عثمان احمد صاحب نے آج کے پروگرام کا خاکہ پیش کیا۔ اس کے بعد خطابات اور معروضات شروع کیے گئے۔

سب سے پہلے مکرم حافظ اسماعیل ادوسی صاحب، مبلغ غانا، نے اس موضوع پر بات کی کہ افریقہ میں تبلیغ کے لیے کون سے طریقے اپنائے جائیں تا کہ زیادہ سے زیادہ بیعات حاصل ہوسکیں۔ انہوں نے بتایا کہ افریقہ میں دو ہزار سے زیادہ زبانیں اور بہت سی قومیں بستی ہیں۔ وہاں مسائل بھی ہیں، مخالفت بھی ہوتی ہے اور زبان کی رُکاوٹیں بھی ہیں، لیکن اچھی بات یہ ہے کہ افریقہ کے لوگ مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں اور بات سننے کو تیار ہوتے ہیں۔حضور انور نے ایک بار خاکسار سے فرمایا کہ یورپ وغیرہ میں الحاد جیسے مسائل ہیں، مگر افریقہ میں اب بھی وفاتِ مسیح اور ختمِ نبوت جیسے موضوعات لوگوں کی توجہ کھینچتے ہیں، اس لیے وہاں انہی موضوعات پر بات کی جائے۔ اسماعیل صاحب نے مزید بتایا کہ افریقا میں لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہیں تا کہ وہ آپ کو اجنبی نہ سمجھیں، اس سے تبلیغ زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ ان کی رسموں اور روایات کو سمجھنا ضروری ہے، ورنہ تبلیغ میں کامیابی مشکل ہے۔ اپنے قریبی لوگوں اور ہمسایوں کو تبلیغ میں پہلے ترجیح دیں اور ذاتی رابطوں پر توجہ دیں۔شہری علاقوں میں چونکہ جدید ٹیکنالوجی عام ہو رہی ہے، وہاں سوشل میڈیا کے ذریعے تبلیغ کارگر ثابت ہوسکتی ہے، جبکہ دیہی علاقوں میں پرانے، روایتی طریقے زیادہ مؤثر ہیں۔

اس کے بعد امیر صاحب جرمنی نے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ جرمنی میں تبلیغ کو مؤثر بنانے کے لیے کون سے ذرائع اختیار کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جرمنی میں تبلیغ کے بہت سے پروگرام بنائے جاتے ہیں، تاہم مشکل یہ ہے کہ میدان تو بہت وسیع ہے مگر ایسے احباب کم ہیں جو جذبہ سے تبلیغ میں حصہ لے سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لیے زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم عام آدمی تک پہنچیں۔ ہم میں سے اکثر لوگ سوشل میڈیا پر بہت وقت صرف کرتے ہیں، مگر وہاں لوگ آپ کو دیکھ اور مل نہیں سکتے، جبکہ جب آپ سڑک پر کسی سے ملتے اور بات کرتے ہیں تو اس کا اثر بالکل مختلف ہوتا ہے۔ آپ اپنی سائیکل اور کار کو بھی تبلیغ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں، مثلاً سائیکل پر ایسی شرٹ پہنیں یا کار پر ایسا پیغام لکھیں جس سے لوگوں تک پُرامن اسلام کا پیغام پہنچے، یہ بھی تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ ہمارے پاس تبلیغ کے بہت سے ذرائع موجود ہیں، مسئلہ صرف یہ ہے کہ ہم انہیں استعمال نہیں کر رہے۔

اس کے بعد مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب، مبلغ انچارج امریکہ، نے امریکہ میں تبلیغ کے کیا ذرائع ہیں، کے موضوع پر خطاب کیا۔سب سے پہلے مولانا صاحب نے بتایا کہ خلیفۃ المسیح کی طرف سے جو بھی ہدایت آئے، اس کی سمجھ آئے یا نہ آئے، اس پر پورے اخلاص سے عمل کرنا ہی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے حوالے سے بتایا کہ پہلے اپنے آپ کو اللہ کے قریب کریں، تب ہی آپ دوسروں کو خدا کی طرف بلا سکتے ہیں۔ انہوں نے ایک ٹیکسی ڈرائیور کی مثال دی جو بہت کامیاب مبلغ تھا، اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اسے دیکھ کر اور اس سے بات کر کے لوگ متاثر ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی یہ عہد کرے کہ سال بھر میں کم از کم ایک شخص کو احمدی بنائے گا، اور اگر حقیقی کوشش کی جائے تو ایک احمدی دَسوں بلکہ سینکڑوں لوگوں کو احمدیت میں داخل کرسکتا ہے۔مولانا صاحب نے مثال دی کہ جس طرح ہم ہر سال معین چندہ ادا کرنے کا عہد کرتے ہیں، اسی طرح تبلیغ کا بھی عہد ہے۔ اگر ہم سال کے آخر میں وعدے کے باوجود چندہ بالکل ادا نہ کریں تو کیا ہم حقیقی احمدی ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟ اسی طرح سوال یہ ہے کہ ہم تبلیغ میں سال بھر ایک بیعت بھی نہ کروا سکیں تو یہ بات کیسے قبول کر لیتے ہیں؟

اس کے بعد مکرم عامر سفیر صاحب، چیف ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے خطاب کیا جس میں بتایا کہ کیسے ریویو آف ریلیجنز تبلیغ کا موثر ذریعہ بن سکتا ہے۔ انہوں نے دوسرا پہلو یہ بتایا کہ تبلیغ کے لیے لوگوں کے ذہنوں کو جاننا کتنا ضروری ہے اور یہ کام ہم کس طرح کر سکتے ہیں۔

بعد ازاں مکرم رضی اللہ نعمان صاحب نے ’’ٹرو اِسلام‘‘ (True Islam) کے ذریعہ موثر تبلیغ کے موضوع پر گفتگو کی اور بتایا کہ کس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر True Islam UK شروع کیا گیا اور لائیو گفتگو اور مناظرے کیے گئے اور اس کے نتیجے میں نہ صرف بہت سی بیعتیں ہوئیں بلکہ ہمارے احمدی بچوں اور جوانوں کو سکولوں میں پیش آنے والے سوالات کے جواب معلوم ہوئے اور کئی ایسے احمدی جو جماعت سے دور ہو گئے تھے وہ واپس جماعت کی طرف آ گئے۔

بعد ازاں امیر صاحب کبابیر مکرم محمد شریف عودہ صاحب کو دعوت دی گئی تا کہ وہ عرب نقطہ نظر سے موثر تبلیغ پر گفتگو کریں۔ امیر صاحب نے سب سے پہلے بتایا کہ بغیر تقویٰ کے تبلیغ میں کامیابی نہیں ہوسکتی۔ پھر بتایا کہ ۷؍اکتوبر کے فلسطین میں ہونے والے واقعات کے بعد جو اسلام کے خلاف ایک رَو چلی اور سوالات پیدا ہوئے اس کا جواب سوائے جماعت احمدیہ کے کسی کو دینے کی توفیق نہ ملی اور خاص طور پر عبرانی زبان میں صحیح اسلام کی نمائندگی صرف جماعت احمدیہ نے کی۔ کبابیر کے مرکز میں ہر روز بہت سے غیر مسلم اور یہود آتے ہیں۔ ہم نے سوشل میڈیا پر مختصر ویڈیوز تیار کیں اور اس کا فرنچ ترجمہ کیا اور بہت تھوڑے وقت میں ملین سے زیادہ لوگوں تک یہ ویڈیوز پہنچائی گئیں جس میں بہت سے افریقی ممالک بھی شامل ہیں۔صرف اختلافی مسائل ہی نہیں بلکہ اسلام کی خوبصورت تعلیمات جب لوگوں کو پہنچاتے ہیں تو وہ متاثر ہوتے ہیں چاہے وہ عیسائی ہوں یا یہود۔ خاص طور پر اسلام کی ہمدردیٔ خلق کی تعلیم اور اس کے عملی نمونے سے لوگ بہت متاثر ہوتے ہیں۔

اس کے بعد امیر صاحب کینیڈا نے کینیڈا میں تبلیغ کے موضوع پر گفتگو کی اور بتایا کہ ہم اسلام کے سفیر ہیں اور ہمیں یہ بات سمجھنی چاہیے کہ پاکستان میں ہمیں تبلیغ کی آزادی نہیں۔ ان مغربی ممالک میں ہم تبلیغ کر سکتے ہیں مگر جو کوشش ہمیں کرنی چاہیے وہ نہیں کر رہے۔

اس کے بعد امیر صاحب غانا نے خطاب کیا اور بتایا کہ سب سے پہلی چیز approach ہے کہ آپ کس طرح کسی کو approach کرتے ہیں۔ غانا میں جب آپ دور دراز علاقوں میں تبلیغ کے لیے جاتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کو کشادہ دلی اور اپنائیت سے ملتے ہیں تو آپ ان کے دل جیت لیتے ہیں۔ دوسری بات امیر صاحب نے یہ بتائی کہ صرف اچھی باتیں لوگوں کے دل نہیں بدل سکتیں بلکہ جب تک ان خوبصورت تعلیمات کے عملی نمونے نہ پیش کیے جائیں تب تک تبلیغ میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اس کے بعد مکرم رشید احمد صاحب نے سوشل میڈیا کے بارے میں گفتگو کی اور بتایا کہ اعداد و شمار کے مطابق آج ایک آدمی ایک دن میں چھ گھنٹے سے زیادہ وقت سوشل میڈیا پر گزارتا ہے۔ اس لیے اگر ہم لوگوں تک پہنچنا چاہتے ہیں تو سوشل میڈیا بھی ضروری ہے۔سوشل میڈیا پر پیغام پہنچانا جہاں آسان ہے وہاں زیادہ ذمہ داری کا کام بھی ہے۔ آپ کوئی غلط بات کر دیں تو وہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جاتی ہے۔بعض لوگ جوش میں آ کر سخت زبان استعمال کرتے ہیں جو تبلیغ کی بجائے جماعت کی بدنامی کا باعث بن جاتی ہے۔ ماضی میں ہماری سب سے بڑی طاقت اخلاق تھے لیکن آج سوشل میڈیا پر چند احمدی احباب کی بدزبانی کی وجہ سے جماعت کی بدنامی ہو رہی ہے اور مخالفین اس کو بطور شہادت ہمارے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے سدِباب کے لیے انٹرنیشنل سوشل میڈیا کمیٹی بنائی ہے اور ہدایت فرمائی ہے کہ ہر ملک میں سوشل میڈیا کمیٹیز بنائی جائیں۔ اب ان کمیٹیز کی تشکیل کو ایک سال ہوگیا ہے تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کمیٹیز کو فعال بنایا جائے اور ہر ملک میں یہ کمیٹیز اس بات کا جائزہ لیں کہ کون ایسے احباب ہیں جو اپنے غلط رویے کی وجہ سے ساری جماعت کی محنت کو رائیگاں کر رہے ہیں اور اس کی رپورٹ کریں تا کہ اس چیز کا تدارک کیا جا سکے۔

ورکشاپ

اس کے بعد ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس کا موضوع یہ تھا کہ تبلیغ کو زیادہ موثر بنانے اور عالمی سطح پر بیعتوں کی تعداد بڑھانے کے لیے کیا حکمتِ عملی اپنائی جائے؟

اس ورکشاپ میں مختلف ممالک سے آنے والے نمائندگان کو گروپس میں تقسیم کر کے یہ موقع دیا گیا کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ایسی عملی تجاویز تیار کر کے پیش کریں جن پر جماعتیں اپنے اپنے ممالک میں عمل کر کے تبلیغ کو زیادہ مؤثر اور کامیاب بنا سکیں۔ باہمی مشاورت کے

……باقی صفحہ 09 پر……

daily
Al-Fazl International, London
Tahir House - 22 Deer Park Rd, London SW19 3TL ISSN: 1352 9587 Tel: +44 20 8544 7603 Fax: +44 20 8544 7611 +44 7566 234466
Vol 33 Friday 24 July 2026 Jalsa-Special No 1

خدا تعالیٰ کی مدد و توفیق نہ بھولیں اور اس کے لیے ہمیشہ دعا کرتے رہیں

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء از امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

☆...ہمیشہ آپ کے چہروں پر مسکراہٹ رہنی چاہیے۔ ہر کارکن، ہر شعبے میں، مسکراتے ہوئے کام کرے

☆... کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آئے جس سے کسی قسم کا بھی نقصان ہونے کا احتمال ہو

☆... سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ کی مدد و توفیق نہ بھولیں اور اس کے لیے ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔ اللہ سے مدد چاہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے اور ہر کام آپ احسن رنگ میں انجام دے سکیں، اور کسی بھی قسم کا ایسا واقعہ نہ ہو جو کسی بھی طرح، ہلکے سے بھی، نقصان کا باعث بنے۔

جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی میں ڈیوٹیوں کی باقاعدہ افتتاحی تقریب میں حضور انور کا زرّیں نصائح پر مشتمل خطاب کا خلاصہ



(۲۳؍جولائی ۲۰۲۶ء، نمائندگان الفضل انٹرنیشنل) اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۶۰ ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج حدیقۃ المہدی، آلٹن میں تشریف لاکر کارکنان جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ۸ بج کر ۱۱ منٹ پر جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔ جونہی حضور انور جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے عشاق خلافت نے پُرتپاک نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور انور کے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم ماہد احمد طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے سورۃ النحل کی آیت ۴۲ تا ۴۵ کی تلاوت کی جس کے بعد عزیزم ناصر احمد اوسو کوناڈو طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے متلو آیات کا ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آٹھ بج کر ۱۸ منٹ پر خطاب فرمایا۔

خلاصہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حسب روایت آج کارکنان جلسہ سالانہ کے ساتھ یہ مجلس ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا میں ہر جگہ اور خاص طور پر برطانیہ میں جلسہ سالانہ کے کارکنان بہت حد تک ایسی تربیت حاصل کر چکے ہیں کہ جو بڑے سے بڑے اجتماع کو بھی آسانی سے سنبھال سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور مہمانوں کی تعداد بڑھنے کے باوجود عموماً مہمان اس بات پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ ہماری بہت اچھے رنگ میں مہمان نوازی کی گئی۔ اس لیے

آپ لوگ جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کرتے ہیں، ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جو تاثر ایک دفعہ قائم ہوگیا ہے، یہ کبھی کم نہ ہو بلکہ بڑھتا جائے۔ اور مجھے امید ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ، بڑھتا رہے گا۔

حضور انور نے کارکنان کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ کھانا پکانے کے کارکنان ہیں، کھانا کھلانے کے کارکنان ہیں، سیکیورٹی کے کارکنان ہیں، مختلف شعبوں کے کارکنان ہیں، پارکنگ وغیرہ کے کارکنان ہیں، سب اپنے آپ کو عمدہ رنگ میں ڈیوٹی کے لیے پیش کرنے والے ہیں اور امید ہے آئندہ بھی پیش کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک بات میں ہمیشہ توجہ دلاتا ہوں، وہ یہ ہے کہ کام کی وجہ سے ایک بوجھ کی وجہ سے، ڈیوٹی کا بھی بڑا بوجھ ہوتا ہے، بعض دفعہ مزاج میں چڑچڑاپن آجاتا ہے۔ لیکن ہمارے کسی کارکن کی ایسی صورت نہیں ہونی چاہیے۔

ہمیشہ آپ کے چہروں پر مسکراہٹ رہنی چاہیے۔ ہر کارکن، ہر شعبے میں، مسکراتے ہوئے کام کرے۔

سیکیورٹی کا کام گو بڑا سنجیدہ ہے، ڈسپلن کا کام بھی بڑا سنجیدہ ہے، لیکن آپ لوگوں نے مسکراتے ہوئے لوگوں کو توجہ دلانی ہے۔ اگر کسی کو خاموش کرانا ہے، یا ڈسپلن کی طرف آگاہی کرنی ہے، یا حفاظت کے لیے کسی کو چیک کرنا ہے، تو ہمیشہ مسکراتے چہرے کے ساتھ، نرمی کے ساتھ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان دنوں میں خاص طور پر خشک موسم ہے۔ گھاس بھی خشک ہے۔ اس لیے خاص طور پر ہر کارکن کو یہ احتیاط کرنی چاہیے کہ کوئی ایسا حادثہ پیش نہ آئے جہاں کسی بھی قسم کی آگ لگنے کا خطرہ ہو۔

حضور انور نے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ پارکنگ کے کارکنان ہیں، وہ دیکھتے رہیں کہ بعض دفعہ پرانی گاڑیاں آتی ہیں، ان کے انجن بڑے گرم ہوتے ہیں، اور خشک گھاس اگر اونچا ہے تو وہاں آگ لگنے کا خطرہ ہوسکتا ہے۔ تو وہاں ہر کار جو آئے، گو کہ ہزاروں کی تعداد میں آتی ہیں، لیکن ہمارے کارکن بھی سینکڑوں اور ہزاروں میں ہیں، ان کو چاہیے

......باقی صفحہ 12 پر......

نائب مدیر: حنیف احمد محمود
مضامین و آرا کے لیے: info@alfazl.com
www.alfazl.com
مینیجر: طاہر مہدی امتیاز احمد
خریداری و اشتہارات کے لیے: manager@alfazl.com